الله اکبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ

سب تعریف اللہ کو ہی اور سلام ہی ان بندوں پر جنکو اللہ نے

اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الرَّاجِيْ

پسند کیا پھر صورت بعد اسکے کہتا ہی امیدوار

رَحْمَةَ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ مُحَمَّدُ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ

بزرگی والے اللہ کی رحمت کا محمد اسمعیل بیٹا

عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ مُسْنَدِ الْوَقْتِ الشَّيْخِ

عبد الغنی کا بیٹے ہیں اپنے زمانے

الْاَجَلِّ رَئِيْسِ الْمُحَدِّثِيْنَ وَتَاجِ اُسْوَةِ

بزرگ کے جو سردار ہیں محدثوں کے اور تاج فقہ

الشَّيْخِ وَلِيِّ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ

جو وہ شیخ ولی اللہ بیٹے عبد الرحیم کے

الْعُمَرِيِّ الدِّهْلَوِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ

حضرت عمر کی اولاد سے دہلی کے رہنے والے پاک ہوں انکے راز

اَلْحَقُّ اَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ

سچا مسئلہ یہ ہی کہ دونو ہاتھہ کا اٹھانا نماز شروع

الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ مِنْهُ

کر نیکے وقت اور رکوع کرنیکے وقت اور رکوع سے

وَالْقِيَامِ اِلَى الثَّالِثَةِ سُنَّةٌ

اٹھنیکے وقت اور تیسری رکعت ادا کرنے کو اٹھنے وقت (ش ۲)

(ش ۲) یعنے بعد قعدۂ اولی کے *

غَيْرُ مُؤَكَّدَةٍ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى

غیر موکد سنت ہی اُس سنتونسے کہ بسبب ہدایکے ہیں (ش ۳)

(ش ۳) یعنے قرب خدا حاصل کرنیکی نیت سے جو سنتیں ہوتی ہیں اسقسم سے یہ بھی ہی *

فَيُثَابُ فَاعِلُهُ بِقَدْرِ مَا فَعَلَ اِنْ

پھر ثواب پائیگا رفع یدین کرنیوالا موافق اپنے کئے کے اگر

دَائِمًا فَبِحَسْبِهِ وَاِنْ مَرَّةً فَبِمِثْلِهِ

ہمیشہ کرے تو ہمیشہ کا ثواب ہو اور اگر ایکدفعہ کرے تو ایکدفعہ کا ثواب

(ش ۴) یعنی

وَلَا يُلَامُ تَارِكُهُ وَإِنْ تَرَكَهُ مُدَّةَ عُمْرِهِ

اور ملامت کی جاتی رفع یدین نہ کرنیوالے پر اگرچہ عمر بھر نہ کرے ش ۲

فَإِنَّمَا الطَّاعِنُ الْعَالِمُ بِالْحَدِيثِ أَيْ

اور جو طعن کرنے والا بھی عالم ہو کر حدیث کا یعنی جس شخص

مَنْ ثَبَتَتْ عِنْدَهُ الْأَحَادِيثُ الْمُتَعَلِّقَةُ

کو ثابت ہوں اسکے پاس حدیثیں علاقہ رکھتی ہوئیں

بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَا أَدْخَالَهُ إِلَّا

رفع یدین کے مسئلہ سے (ش ۳) سو نہیں موقع اسکے داخل کیے جانیکا سوا

فِي مَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

اُس جماعت کے کہ مخالفت کرتی ہی رسول کی بعد ظاہر ہو چکنے کے

لَهُ الْهُدٰى وَنُرِيدُ بِالسُّنَّةِ الْهُدٰى بِهٰهُنَا

اُنکے پاس ہدایت (ش ۴) اور مراد ہماری سنت ہدی سے اس جگہ (ش ۵)

فِعْلٌ غَيْرُ فَرْضٍ وَغَيْرُ مُخْتَصٍّ بِالنَّبِيِّ

وہ فعل ہی کہ فرض نہو اور مخصوص نہ

صلعم فَعَلَهُ هُوَ وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ

صلعم کے ساتھ نہو حضرت نے کیا ہو اسکو یا اچھے خلیفہ

(ش ۲) یعنی بشرطیکہ کرنیوالے کو برا نہ بولے

(ش ۳) یعنی یہاں عالم بالحدیث سے مراد سارے جو اس حدیثیں جانتا نہیں بلکہ اسی مسئلہ کی حدیثیں جانیوالا *

ش ۴) اس آیہ کا تمام یہ ہی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدى ويتبع غير سبيل المومنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی اسپر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے سوا یہ ہم اسکو حوالے کریں وہی طرف جو اسنے پکڑی اور ڈالیں اسکو دوزخ میں اور بہت بری جگہ پہنچا اس آیہ سے گنوار سے کرلے

أَوْ أَمَرُوْا بِهٖ أَوْ قَرَّرُوْا عَلَيْهِ

یا حکم کیا ہو انھون نے اس فعل کا یا کوئی کام تو مع کیا اسسے صرف

قُرْبَةً وَلَمْ يُنْسَخْ وَلَمْ يُتْرَكْ بِالْإِجْمَاعِ

نزدیکی حاصل کرنیکو اور منسوخ نہوا اور متروک نہوا اجماع سے

وَبِغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ مَا فَعَلُوْهُ مَرَّةً

رمراد ہماری غیر موکدہ سے وہ فعل ہی کرا تھونے (ش ۲) کبھی کیا اسکو

وَتَرَكُوْهُ أُخْرٰى فَبِقَوْلِنَا فِعْلٌ

اور کبھی نہین کیا پھر کہنے سے ہمارے کہ سنت ہدی فعل ہی

خَرَجَ بِهٖ عَدَمُ الرَّفْعِ فَإِنَّ الْعَدَمَ

نکل گیا اسسے رفع یدین نکرنا سنتہدی ہونیسے (ش ۳) کیونکہ نکرنا کوئی چیز کے

لَيْسَ بِفِعْلٍ نَعَمْ إِذَا كَانَ الْعَدَمُ مُسْتَمِرًّا

کرنا نہین ہوتے (ش ۴) مگر ہان جب ہو تا عدم رفع ہمیشہ

فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صلعم وَالْخُلَفَاءِ

زمانے مین نبی صلعم کے اور خلفاء

الرَّاشِدِيْنَ فَقَطْعًا يَكُوْنُ بِدْعَةً

راشدین کے تو اس صورت میں یقینی ترک عدم رفع کا ہوگا بدعت (ش ۵) اور ...

ہیں کہ راہ مسلمانوں کی اس زمانے میں رفع یدین وغیرہ کر ہی سو یہ دھوکا اور تحریف ہی کیونکہ مراد سب مسلمانوں کی متابعت ... سمجھا اور مسلمانوں سے مراد پہلے تو سمجھا یہ اور مراد ہماری غیر موکدہ سے وہ فعل ہی ... تابعین اور تبع تابعین ہیں انکی مخالفت البتہ چاہئے کہ سو افق آیت کے انکی مخالفت دوزخ کی راہ ہی اور اس زمانے کے مسلمانوں کی مخالفت کہ جنھونے قرآن و حدیث پر نہ چلنا اپنا نیا مذہب رکھا ہی عین متابعت رسول اور اگلے مومنین کی ہی *

(ش ۵) یعنے رفع یدین کے مسئلہ مین (ش ۲) یعنے صورت ...

وَلَيْسَ فِي مَفْهُومِ الْبِدْعَةِ إِزَالَةُ السُّنَّةِ

اور داخل نہیں ہے معنی بدعت کے دور کرنا سنت کا (ش ۲)

حَتّٰى يَلْزَمَ كَوْنُ الْعَدَمِ سُنَّةً بَلْ مَفْهُومُهَا

تا لازم آوے عدم رفع کا سنت ہونا بلکہ معنے بدعت کے

فِعْلٌ لَمْ يُفْعَلْ فِي زَمَنِهِمْ وَبِقَوْلِنَا

جو فعل کہ کیا گیا زمانے میں نبی صلعم اور خلفاء کے اور ہمارے کہنے سے

غَيْرَ فَرْضٍ خَرَجَتِ الْفَرَائِضُ كُلُّهَا

فرض نہو نکل گئے سب فرض (ش ۳)

وَبِقَوْلِنَا غَيْرَ مُخْتَصٍّ خَرَجَتِ النَّوَافِلُ

اور ہمارے کہے سے خاص نہو نکل گئے نفل

الْمُخْتَصَّةُ بِهٖ صلعم كَالْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

جو خاص ہیں نبی صلعم کے ساتھ جیسا ملا نا روزہ کا (ش ۴)

وَبِقَوْلِنَا لَمْ يُنْسَخْ خَرَجَتِ السُّنَنُ

اور ہمارے کہنے سے منسوخ نہو نکل گئیں منسوخ

الْمَنْسُوخَةُ كَالْقِيَامِ لِلْجِنَازَةِ وَبِقَوْلِنَا

سنتیں جیسا کھڑے رہنا جنازہ دیکھکر (ش ۵) اور ہمارے کہنے سے

ش ۲) اگر کوئی کہے کہ سنت کے معنے طریقہ بھی ہوتے ہیں عدم رفع اس معنے سے تو سنت ہی
جواب اسکا ان مگر ~~ایسے طریقے~~ ثواب نہیں جیسا کہ حضرت کا طریقہ ظہر کی سنت چار رکعت پڑھنا بھی تھا اور دو رکعت بھی لیکن دو رکعت پڑھنے والے کو چار میں سے دو چھوڑنے کا ثواب نہیں *
ش ۳) او رسنت کریکو بولتے ہیں *
ش ۴ یعنے جو لوگ دھوکا دیتے ہیں کہ ہاتھ اٹھانا بھی تو سنت ہی ایک سنت چھوڑ کر دو سری کرنا کیا ضرور سو محض نادانی

الله عليه وسلم رفع يديه في مواضع

اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ

اربعة فنقول احاديثه اشهر من

چار جگہہ میں سو ہم کہتے ہیں حدیثیں رفع یدین کی زیادہ مشہور ہیں

حديث الناصية الذي بني عليه

حدیث سے اگلے پاؤ سر کے مسح کی جسپر بنا ہی

تعيين مسح ربع الرأس بالفرضية وجعل

مسح مقرر کرنے کی پاؤ سر کا فرض جاننا اور ٹھہرایا

بيانا لمجمل الكتاب وكذا من بعض

بیان آیت کا جو مجمل تھی (ش ۲) اور اسی طور زیادہ مشہور ہی بعضے

الاحاديث التي بني عليها سنية

حدیثوں سے کہ جسپر بنا ہی

بعض الافعال كوضع اليمنى على

بعضے کاموں کے سنت ہونیکی جیسی حدیث داہنا ٹھہرا رکھنیکی

اليسرى ورفع المسبحة وصلوة

بائیں پراور کلمہ کی انگلی اٹھانیکی تشہد میں اور حدیث صلوٰۃ

(ش ۴) یعنے حدیث کی سند قوی ہو وہی غالب ہی اور اگر سند دونوں کی برابر ہی تو جو مشہور ہو گو شہرت میں بھی دونوں برابر ہوں تو جسپر عمل صحابہ کا زیادہ ہو *

(ش ۵) یعنے روایت کو صحابی کے اعتبار ہی اور فہم کو خواہ قرآن میں خواہ حدیث میں خواہ حضرت کے فعل کی حقیقت سمجھنے میں اعتبار نہیں خصوصا صاحب فہم صحابہ کی مخالف ہو دوسرے صحابہ کے فعل وقول سے *

ش ۲ یعنے وامسحوا برؤسکم جو آیت ہی سو مجمل ہی صاف اسمیں بیان نہیں کہ کتنے سر کا مسح کریں حدیث ناصیہ سے پاؤ سر کا مسح فرض

التَّسْبِيْحِ وَنَحْنُ نَذْكُرُ شَيْئًا مِنْهَا

التسبیح کی ش ۲ اور ہم ذکر کرتے ہیں تھوڑی حدیثیں رفع یدین کی

فَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ

سو اُنھیں حدیثوں سے ہی جو نکالا بخاری اور مسلم نے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم كَانَ

عبد اللہ بن عمر سے بیشک رسول اللہ صلعم

يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا

اُٹھایا کرتے تھے دونو ہاتھ اپنے دونو کندھوں تک جب

اُفْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ

نماز شروع کرتے اور جب اللہ اکبر کہتے رکوع میں جاتے

وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا

اور جب سر اُٹھاتے رکوع سے ہاتھ اُٹھاتے

كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

ویسا ہی ش ۳ اور فرماتے سنتا اللہ اسکی جو تعریف کرے اسکی

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ

ای رب ہمارے تجھ کو تعریف ہی اور نہ ہاتھ اٹھاتے

ٹھہرایا اور رفع یدین کی حدیث اُسے زیادہ مشہور ہے اِسنے کیا قصور کیا کہ رفع یدین کو سنت بھی نہ لیں (ش ۲) ارے ...... جنہوں نے رفع یدین کی حدیث زیادہ مشہور ہے

ش ۳ یعنی جیسا نماز کے شروع میں اُٹھاتے *

فِي السُّجُودِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ مِنْ نَافِعٍ

جب سجدہ کرنیکو اللہ اکبر کہتے ش ۲ اور زکالا بخاری نے نافع سے ش ۲

اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ

بیشک عبد اللہ بن عمر جب شروع کرتے تھے نماز

رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا

اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب

قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا

کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ہاتھ اٹھاتے اور جب

قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ

اٹھتے دو رکعت پر ہاتھ اٹھاتے دونو ہاتھ اور پہنچایا

ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله

اسکو (ش ۴) عبد اللہ بن عمر نے نبی صلعم تک (ش ۵)

عليه وسلم واخرج نحوه عنه مالك

اور زکالا مانند اسکے نافع سے امام مالک نے

فِي الْمُوَطَّا وَاَخْرَجَ النَّسَائِيُّ اَيْضًا عَنْ [illegible]

موطا میں اور زکالا نسائی بھی

ش ۲ اور جو بعضے حدیثوں میں آیا ہی رفع یدین کرنا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے میں وہ سب مردود بالاجماع ہی *

ش ۳ نافع ازاد کئے غلام ہیں عبد اللہ بن عمر کے اور استاد ہیں امام مالک کے *

ش ۴ یعنے اس وقت میں رفع یدین کرنیکو

ش ۵ یعنے کہا عبد اللہ بن عمر نے اس واسطے میں حضرت بھی رفع یدین کرتے تھے *

عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ

علقمہ بیٹا وائل کا کہا علقمہ نے بیان کیا مجھسے میرے باپ نے

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَرَأَيْتُهُ

یعنی وائل نے نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول اللہ صلعم کے سو دیکھا

يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ

حضرتکو ہاتھ اٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے

وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هٰكَذَا وَاَشَارَ

اور جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ہاتھ اٹھاتے ایسے ہی اور اشارہ کیا

قَيْسٌ اِلٰى نَحْوِ الْاُذُنَيْنِ وَاَخْرَجَ

قیس جو راوی ہے قریب دونو کانکے اور نکالا

النَّسَائِيُّ اَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

نسائی نے محمد بن عمرو سے بھی جو بیٹا

عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ

ہے عطاء کا ابی حمید ساعدی سے کہا

سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

میں نے سنا میں نے ابی حمید کو بیان کرتے کہا اسنے نبی

صلعم اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ

صلعم جب دو رکعت پڑھکر اٹھتے (ش ۲) اللہ اکبر کہتے

وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ

اور دونو ہاتھ اٹھاتے برابر دونو کندھوں کے

كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاَخْرَجَ

جیسا کئے تھے شروع میں نماز کے اور نکالا

اَلْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

بخاری اور ترمذی اور ابن ماجہ

وَغَيْرُهُمْ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ سَالِمٍ

اور دوسرے محدثین اور نسائی نے اسی طرح سالم سے ش ۳

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ

عبد اللہ ابن عمر سے کہا عبد اللہ نے دیکھا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ

رسول اللہ صلعم کو جب کھڑے ہوتے نماز شروع کرتے

رَفَعَ يَدَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ

دونو ہاتھ اٹھاتے اور کرتے تھے رفع یدین جب اللہ اکبر کہتے

ش ۳ سالم بیٹے ہیں عبد اللہ بن عمر کے *

لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ
رکوع میں جاتے اور کرتے رفع یدین جب اٹھاتے سر اپنا

مِنَ الرُّكُوْعِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ
رکوع سے اور نکالا بخاری اور مسلم

وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ
اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی نے

نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهُ رَأٰى مَالِكَ
مانند اسکے ابی قلابہ سے کہ اسنے دیکھا مالک

اِبْنَ حُوَيْرِثٍ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ
ابن حویرث کو جب شروع کیا نماز اللہ اکبر کہا اور رفع یدین کیا

وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ
اور جب ارادہ رکوع کا کیا رفع یدین کیا اور جب اٹھایا

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ
سر اپنا رکوع سے رفع یدین کیا اور بیان کیا مالک نے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم صَنَعَ هٰكَذَا وَاَخْرَجَ
بیشک رسول اللہ صلعم نے کیا ایسا اور نکالا

مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
مسلم نے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ

صلعم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ
صلعم کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے

حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ اَنْ
کندھوں تک اور اٹھاتے

يَّرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
پہلے رکوع کے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے

وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاَخْرَجَ
اور نہ اٹھاتے ہاتھ دو سجدوں کے درمیان اور نکالا

اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ
ابن ماجہ نے عمر بن حبیب سے کہ کہا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ
اپنے رسول اللہ صلعم ہاتھ اٹھایا کرتے تھے ہر

تَكْبِيْرٍ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَاَخْرَجَ
تکبیر کے ساتھ فرض نماز میں (ش ۲) اور نکالا

ش ۲ لیکن رفع یدین سوا چار جگہہ کے کہ بیان اوپر کا گذر چکا اور تکبیر ونکو غیرہ اہل سنت کے یہاں سنت متروکہ بالاجماع ہے *

أَحْمَدُ وَأَبُودَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو

احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے عمرو

بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدِنِ

بن عطاء سے کہ کہا اسنے سنا میں نے ابو حمید

السَّاعِدِيَّ وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ

ساعدی کو جس حال میں کہ بیٹھا تھا دس اصحابوں میں

رَسُوْلِ اللهِ صلعم أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ

رسول اللہ صلعم کے کہ ایک انمیں سے ابو قتادہ ہی بیٹا

رِبْعِيٍّ وَذَكَرَ ابْنُ مَاجَةَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ

ربعی کا (ش ۲) اور ذکر کیا ابن ماجہ نے دوسری حدیث میں

أَنَّ مِنْهُمْ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ

بیشک ان دس اصحابمیں سے سہل بن سعد اور محمد بن

مَسْلَمَةَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ

مسلمہ ہیں کہا ابو حمید نے میں تم سے خوب جانتا ہوں کیفیت

رَسُوْلِ اللهِ صلعم كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ

رسول اللہ صلعم کی نماز کی جب کھڑے ہوتے نماز پڑھنے

ش ۲ اس کہنے سے غرض یہ ہی کہ دسوں بڑے معتبر اصحاب تھے *

اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى

سیدھی کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھاتے برابر

يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

دونو کندھون کے پھر فرماتے اللہ اکبر

وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى

اور جب ارادہ رکوع کا کرتے اٹھاتے ہاتھ برابر

يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ

کندھون کے پھر جب کہتے سمع اللہ

لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَاعْتَدَلَ فَاِذَا

لمن حمدہ رفع یدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہوتے پھر جب

قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

کھڑے رہتے دو رکعت پڑھکر اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے

حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ

برابر دونو کندھون کے جیسا کئے تھے

حِيْنَ افْتَتَحَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَاَخْرَجَ

شروع میں نماز کے اور نکالا

التِرمذِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
ترمذی نے علی بن ابی طالب سے
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ
رسول اللہ صلعم سے کہ حضرت جب کھڑے رہتے
اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ
فرض نماز ادا کرنے ہاتھ اٹھاتے برابر
مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهٗ
کندھوں کے اور کرتے رفع یدین جب تمام کرتے قراءت
وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا رَفَعَ
اور ارادہ کرتے رکوع کا اور رفع یدین کرتے جب اٹھاتے
رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ
سر مبارک رکوع سے اور نہ کرتے رفع یدین
شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا قَامَ مِنَ
اور کہیں اپنی نماز میں جبتک کہ بیٹھے رہتے ش ۲ پھر جب اٹھتے
السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَذَكَرَ
دو رکعت پڑھکر رفع یدین کرتے جیسا ہی (ش ۳

ش ۲ یعنے دو سجدے کے درمیان نکر بیٹے *
ش ۳ یعنے جیسا شروع میں کرتے

الْحَدِيْثَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ هٰذَا حَدِيْث
پھر ذکر کیا تمام حدیث کو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ
خوب ہی ش ۲) صحیح ہی اور نکالا ابو بکر بن ابی شیبہ نے
عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُوْنَ قَالَ
عبد سے اپنے ربکے ش ۳ جو بیٹا ہی زیتون کا کہا عبد ربہ نے
رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا
اُٹھاتی تھی ام درداء ش ۴ اپنے ہاتھ برابر دونوں کندھوں کے
حِيْنَ تَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ
جب شروع کرتی نماز اور جب کہتا امام سمع
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تَرْفَعُ يَدَيْهَا وَقَالَتْ
اللہ لمن حمدہ اُٹھاتی ہاتھ اپنے اور کہتی
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ
اللہم ربنا لک الحمد اور نکالا احمد
وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس سے بیشک

ش ۲ حسن سے مراد اصطلاحی معنے محدثین کے نہیں بلکہ مراد لغوی معنے ہیں یعنے خوب ہی غرض اس کہنے سے ترغیب ہی *
ش ۳ اسکے اصل نام میں نسبت لفظ عبد کی کسی اور کی طرف تھی اسکو بدلا اور عبد ربہ کہا * قوی مشہور ہی وفقیہ صحابیہ ہین *

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا

رسول اللہ صلعم اُٹھاتے تھے ہاتھ اپنے جب

دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ وَاِذَا رَكَعَ وَاَخْرَجَ

شروع کرتے نماز اور جب رکوع کرتے اور نکالا

اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

ابوداود اور ابن ماجہ نے وائل بن حجر سے

قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم

کہ کہا اسنے میں اپنے دل میں کہا البتہ دیکھونگا رسول اللہ صلعم

كَيْفَ يُصَلِّيْ فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

کو کہ کیسی نماز پڑھتے ہیں۔ سو کھڑے رہے حضرت منہ قبلے کی طرف

فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ فَلَمَّا

کرکے پھر ہاتھ اُٹھائے یہانتک کہ برابر ہوئے دونوں کانوں کے پھر جب

رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ

رکوع کیا رفع یدین کیا ویسا ہی پھر جب سر کو اُٹھایا

مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَخْرَجَ

رکوع سے رفع یدین کیا ویسا ہی اور نکالا

اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّ جَابِرَبْنَ

ابن ماجہ نے ابی زبیر سے کہ بیشک جابر بن

عَبْدِاللّٰهِ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ

عبد اللہ جب شروع کرتا تھا نماز رفع یدین کرتا

وَاِذَا رَکَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَیَقُوْلُ رَاَیْتُ

ورجب رکوع کرتا رفع یدین کرتا اسی طرح اور کہتا تھا دیکھا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَاَخْرَجَ

رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی کرتے اور نکالا

الْحَاکِمُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

حاکم نے علی بن ابی طالب سے کہ کہا

لَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم

علی نے جب اتری یہ آیہ رسول اللہ صلعم پر

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ

بیشک دیا ہمنے تجھکو چشمہ کوثر سو تو نماز پڑھ اپنے ربکی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَا هٰذِهِ النَّحِیْرَۃُ

اور نحر کر فرمایا ش ۲ رسول اللہ صلعم نے کیا مرادہی اس نحر سے

الَّتِی اَمَرَنِي بِهَا رَبِّی قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ

جو حکم کیا مجھے اسکا میرے رب نے کہا یعنی جبرئیل نے نہیں مراد

بِنَحْرَةٍ وَلٰكِنَّهُ يَاْمُرُكَ اِذَا تَحَرَّمْتَ

اُسسے قربانی لیکن تیرا رب حکم کرتا ہی تجھکو کہ جب تو عزم کرے تو

لِلصَّلٰوةِ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ اِذَا كَبَّرْتَ

تحریمہ باندھے نماز کے لیے اٹھایا کرے تو دونوں ہاتھ اپنے اللہ اکبر کہے وقت

وَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَاِنَّهَا

اور جس وقت کہ سر اپنا اٹھاوے تو رکوع سے کہ آنحضور کی

صَلٰوتُنَا وَصَلٰوةُ الْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ فِی

نماز ہماری نماز ہی ش ٢ اور نماز ساتوں اسمان کے

ش ٢ ۔ یعنی ملائک مقربین کی *

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ قَالَ النَّبِيُّ صلعم

فرشتوں کی فرمایا نبی صلعم نے

رَفْعُ الْاَيْدِیْ مِنَ الْاِسْتِكَانَةِ الَّتِي

ہاتھ اٹھانا اُس عاجزی کی صورت میں ہی جو

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ

فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے پھر عاجزی نکی اپنے رب سے

وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ وَاَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ

اور زاری کرتے تھے اور نکالا ابو داؤد نے

مَيْمُوْنِ الْمَكِّيِّ اَنَّهُ رَاَى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ

میمون مکی سے کہ اسنے دیکھا عبد اللہ ابن

الزُّبَيْرِ وَصَلّٰى بِهِمْ يُشِيْرُ بِكَفَّيْهِ حِيْنَ

زبیر کو امامت کے حال میں اشارہ کرتا ہوا دونوں ہاتھوں سے (ش ۲) جس وقت

يَقُوْمُ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ

کھڑا ہوتا (ش ۳) اور جس وقت رکوع کرتا اور جس وقت سجدہ میں

وَحِيْنَ يَنْتَهِضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُوْمُ فَيُشِيْرُ

جاتا اور جس وقت ارادہ کرتا کھڑے ہونیکا سو اٹھتا پھر اشارہ کرتا

بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

دونوں ہاتھوں سے کہا میمون نے پھر جا گیا میں عبد اللہ بن عباس کے پاس

فَقُلْتُ اِنِّيْ رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى

اور کہا میں نے دیکھا عبد اللہ بن زبیر کو ایسی نماز پڑھتے

صَلٰوةً لَمْ اَرَ اَحَدًا يُّصَلِّيْهَا فَوَصَفْتُ لَهٗ

کہ نہ دیکھا کسیکو پڑھتے ہوئے پھر بیان کیا میں نے آپ

ش ۲ یعنی رفع یدین کرتا ہوا *

ش ۳ یعنی نماز شروع کرتے وقت

هٰذِهِ الاِشَارَةَ فَقَالَ اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَنْظُرَ

اس اشارے کا (ش ۲) تب کہا ابن عباس نے اگر آرزو ہو تو

اِلٰی صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَاقْتَدِ بِصَلٰوۃِ

تجھکو رسول اللہ صلعم کی نماز دیکھنی (س ۳) تو کیا کر نماز

عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَاَخْرَجَ النَّسَآئِیْ

عبد اللہ بن زبیر کی نماز دیکھ کر (ش ۴) اور نکالا نسائی نے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ

عاصم بن کلیب سے ش ۵ کہ کہا عاصم نے بیان کیا

اَبِیْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَہٗ قَالَ

مجھسے باپ نے میرے خبر دی وائل بن حجر نے کہ کہا

قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

وائل نے میں اپنے دلمیں کہا ہی آنکھ سے دیکھونگا نماز رسول اللہ

صلعم کَیْفَ یُصَلِّیْ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ فَقَامَ

صلعم کی کہ کیسی پڑھتے ہیں پھر دیکھا حضرت تو سو کھڑے رہے

وَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ

نماز اللہ اکبر کہے اور اٹھائے دونوں ہاتھ یہان تک کہ برابر آئے دونوں کان کے

ش ۲ یعنی رفع یدین کا

ش ۳ یعنے دیکھکر سیکھے لے *

ش ۴ یعنی عبد اللہ بن زبیر کی نماز مشابہت رکھتی ہی رسول اللہ صلعم کی نماز سے حضرت بہی رفع یدین کرتے تھے *

ش ۵ عاصم بن کلیب راوی ضعیف ہی اس حدیث کو بطور توابع کے لایا صحیح حدیثون کی رفع یدین کی کچھ کمی نہیں *

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى

پھر رکھے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ

وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ

اور بند دست اور ساعد پر ش ۲ پھر جب ارادہ رکوع کا کیا

رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى

رفع یدین کیا ویسا ہی کہا اس نے اور رکھا دونو ہاتھ اپنے

رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا

دونو گھٹنو ںپر ش ۳ پھر جب اٹھایا سر اپنا رفع یدین کیا ویسا ہی

ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ

پھر سجدہ کیا سو رکھا دونو ہاتھ برابر دونو کانو کے ش ۴

ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ

پھر بیٹھے اور بچھایا بایاں پانوں اپنا اور رکھا

كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ

بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران اور گھٹنے پر

الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ

اور رکھا نوک ش ۵ اپنی داہنی کہنی کی

ش ۲ یعنے داہنا ہاتھ اسطور سے رکھا کہ بائیں ہاتھ اور بند دست اور اسکے اوپر کی جانب جسکو ساعد کہتے ہیں سب پر *

ش ۳ یعنے رکوع میں *

ش ۴ یعنے سجدہ کرتے وقت *

ش ۵ ہر چیز کی انتہا کو اسکی حد کہتے ہیں *

عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اِثْنَتَيْنِ

اپنی داہنی ران پر پھر بند کیے دو انگلیان ش ۲

مِنْ اَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ وَضَعَ

اور باندھ حلقہ ش ۳ پھر رکھدی اپنی انگلی ش ۴

اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا

سو دیکھا مین حضرت کو ہلاتے اُسکو دعا کرتے ہوئے اُسے

وَبِالْجُمْلَةِ قَدْ وَرَدَتْ فِيْ

اور حاصل اسکے یہہ کہ تحقیق آئین ہیں رفع یدین کے

هٰذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ لَايَسَعُ

باب مین اتنی روایتین کہ گنجایش نہین رکھتا

لِذِكْرِهَا الْمَقَامُ بَلْ نَذْكُرُ اَسَامِيَ

اسکے ذکر کی یہہ مقام بلکہ ذکر کرتے ہیں ہم

الرُّوَاتِ اَيْضًا قَالَ مَجْدُ الدِّيْنِ

گنتی راویون کے نام کی بھی کہا مجد الدین

الْفِيْرُوْزَابَادِيْ وَهُوَ مِنْ اَجِلَّةِ الْمُحَدِّثِيْنَ

فیروزآبادی نے اور وہ بڑے محدثون سے

ش ۲ یعنے کنی انگلی اور اسکی ساتھ کی انگلی *

ش ۳ یعنے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کیا *

ش ۴ یعنے انگلی شہادت کی *

وَأَشْهَرُهُمْ فِي سِفْرِ السَّعَادَةِ إِنَّ الْأَخْبَارَ

اور مشہور و نسے ہی کتاب سفر السعادہ میں کہ حدیثیں پیمبر کی

وَالْآثَارَ الَّتِي رُوِيَتْ فِي هٰذَا الْبَابِ

اور آثار صحابہ کے جو روایت کی گئیں اس رفع یدین کے باب میں

تَبْلُغُ إِلَى أَرْبَعَةِ مِائَةٍ إِنْتَهٰى

پہنچتی ہیں گنتی انکی چار سو تک تمام ہوا قول مجد الدین کا

وَنَحْنُ نَذْكُرُ أَسَامِي بَعْضِهِمْ فَمِنْهُمْ

اور ہم ذکر کرتے ہیں صحابہ نام بعضے راویونکے سو راوی بعضے

اَلْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ كَمَا قَالَ الْحَاكِمُ

رفع یدین کے عشرہ مبشرہ ہیں جیسا کہ کہا حاکم نے

لَيْسَ بِسُنَّةٍ مِنَ السُّنَنِ رَوَاهُ

نہیں کوئی سنت اور سنتوں سے کہ روایت کیا ہو

اَلْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ غَيْرَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

عشرہ مبشرہ نے سوا رفع یدین کی سنت کے

وَمِنْهُمُ الْعَشَرَةُ الَّذِينَ رَوَى أَبُو حُمَيْدٍ

اور انھیں میں سے وہ دس صحابہ ہیں کہ روایت کیا ابو حمید نے

السَّاعِدِيُّ فِيْ مَجْلِسِهِمْ لِمَا رُوِيَ

ساعدی نے انکی مجلس میں اس لئے کر روایت کیا گیا کہ

أَنَّهُمْ بَعْدَ سَمَاعِهِمْ مِنَ السَّاعِدِيِّ

انھون نے سنکر ساعدی سے

قَالُوا نَعَمْ وَمِنْهُمْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَهْلُ

کہا ہان س ۲ اور انمین سے حسن بن علی اور سہل

س ۲ اس سے ہان کہنے سے آن دسونکی روایت ثابت ہوئی *

وَزَيْدٌ وَعُقْبَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ وَعَبْدُ اللهِ

اور زید اور عقبہ اور ابو مسعود اور عبد اللہ

بْنُ عُمَرَ وَسَلْمَانُ وَأَبُو مُوسَى وَأَبُو سَعِيدٍ

بن عمر اور سلمان اور ابو موسی اور ابو سعید

وَعَائِشَةُ وَبُرَيْدَةُ وَعَمَّارٌ وَأُمُّ الدَّرْدَاءِ

اور عایشہ اور بریدہ اور عمار اور ام درداء

قَالَ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ

ہین کہا ابو عیسی ترمذی نے

فِي الْبَابِ بَعْدَ مَا ذَكَرَ حَدِيثَ

باب میں رفع یدین کے بعد ذکر کرنیکے عبد اللہ بن عمر کی

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه

حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

وسلم سے کہا ترمذی نے اور رفع یدین کے باب میں روایت ہے

وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ بْنِ

عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک بن

الْحُوَيْرِثِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي

حویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی

حُمَيْدٍ وَأَبِي السَّعِيدِ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حمید اور ابی سعید اور سہل بن سعد

وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي

اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَرَ اللَّيْثِيِّ

موسیٰ اشعری اور جابر اور عمر لیثی سے

قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ ابن عمر کی

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهٰذَا
یہ حدیث ہی صحیح ہی اور اس حدیث کے
يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ
قائل ہیں ش ۲ بعضے اہل علم اصحاب سے
النَّبِيِّ صلعم مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ
نبی صلعم کے اُن میں سے عبد اللہ بن عمر اور جابر
وَاَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ
اور ابو ہریرہ اور انس اور عبد اللہ ابن عباس
وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ
اور عبد اللہ ابن زبیر وغیرہم ہیں اور قائل
التَّابِعِيْنَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ
اس حدیث کے تابعین سے حسن بصری اور عطاء
وَطَاؤُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ
اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ
بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر وغیرہم ہیں

ش ۲ یعنے عامل ہیں *

وَبِهِ يَقُوْلُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ

اور اس حدیث کے قایل ہیں ش۲ عبد اللہ بن مبارک

وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَقَالَ

اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کہا

ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ

ابن مبارک نے تحقیق صحت کو پہنچ چکی حدیث

يَرْفَعُ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ

رفع یدین کی اور ذکر کیا حدیث زہری کی

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ

جو روایت ہی سالم سے عبد اللہ ابن عمر سے اور صحت کو نہ پہنچی حدیث

ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عبد اللہ بن مسعود رض کی کہ بیشک نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

علیہ و سلم نے نہ اٹھایا ہاتھ سوا پہلی بار کے

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ ابْنُ

بیان کیا ہمسے اس قول کو عبد اللہ ابن مبارک کے احمد بن

ش۲ یہ بھی مقولہ ابو عیسیٰ ترمذی کا ہی

اِسْحَاقَ عَبْدَةَ الآمُلي حَدَّثنَا وَهْبُ

اسحاق عبدہ آملی ش۲ نے کہا ہمسے بیان کیا ہم سے وہب

ش ۲ عبدہ عدل بھی اسحاق سے

بْن رَفْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

بن رفعہ نے سفیان بن عبد الملک سے

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اِنْتَهى

عبد اللہ ابن المبارک سے تمام ہوئی عبارت ترمذی کی

اَلْمَقَامُ الثَّانِي اَنَّ رَفْعَهٗ صلعم

دوسرا مقام یہہ کہ رفع یدین کرنا آنحضرت صلعم کا

كَانَ قُرْبَةً وَعِبَادَةً وَلَمْ يَكُنْ

نہایت سے خدا کی نزدیکی حاصل کرنیکی اور عبادتکی جہت سے اور نہ تھا

عَادَةً وَهُوَ ظَاهِرٌ فَاِنَّ اَفْعَالَ الصَّلٰوةِ كُلَّهَا

عادت کی جہت سے اور یہہ بات ظاہر ہی کیونکہ نماز کے سب کام

عِبَادَةٌ لاسِيَّمَا اِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ

عبادت ہیں خصوصا جب نہ ہو عادت اس فعل کی

عَادَةً فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَيْضًا وَاَيْضًا

غیر صلوۃ میں بھی اور دوسری دلیل

لَوْكَانَ عَادَةً لَمْ يَهْتَمِّ

اس بات پر یہ کہ اگر رفع یدین حضرۃ کی عادۃ ہوتی تو اتنا اہتمام نکرتے

الصَّحَابَةُ وَالْفُقَهَاءُ بِرِوَايَتِهِ

اصحاب اور فقیہ لوگ اسکی روایت

وَاتِّبَاعِهِ يَفْهَمُ كَوْنَهُ عِبَادَةً

اور پیروی میں سمجھا جاتا ہے رفع یدین کا عبادت ہونا

مِنْ رِوَايَةِ الْحَاكِمِ اَنَّ اللهَ اَمَرَهُ بِهِ

روایت سے حاکم کی کہ اسنے حاکم کیا حضرتکو رفع یدین کا

وَمِنْ قَوْلِهِ صلعم اَنَّ رَفْعَ الْاَيْدِي

اور آن حضرت صلعم کے کہنے سے ہاتھ کا اٹھانا

مِنَ الْاِسْتِكَانَةِ الْمَقَامُ الثَّالِثُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ

عاجزی کی صورت ہے تیسرا مقام یہ کہ رفع یدین

مُخْتَصًّا بِهِ صلعم وَهُوَ ظَاهِرٌ لِاتِّبَاعِ

خاص نہ تھا آن حضرت کے لئے اور یہ بات ظاہر ہے اسواسطے کہ لوگونے

النَّاسِ فِيهِ بِحَضْرَتِهِ صلعم

پیروی کی رفع یدین میں آن حضرت صلعم کے حضور میں ش ٢ ش ٢ ۔ شخنے جیتے جی

وَبِحَضْرَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَلَمْ يَمْنَعُوْ

اور حضور میں خلفاء راشدین کے اور نہ منع کی ش ۲

اَلْمَقَامُ الرَّابِعُ اَنَّهٗ صلعم

چوتھا مقام یہ کہ آنحضرت صلعم نے

لَمْ يَكُنْ مُلْتَزِمًا اِيَّاهُ بَلْ تَرَكَهُ مَرَّةً

لازم نہ کر لیا تھا رفع یدین کو بلکہ کبھی نہ کیا

وَفَعَلَهُ اُخْرٰى فَهُوَ يَظْهَرُ مِمَّا

اور کبھی کیا سو یہ بات ظاہر ہوگی اس حدیث سے

سَيَجِيْئُ اَلْمَقَامُ الْخَامِسُ عَدَمُ

کہ آگے آتی ہیں پانچواں مقام نہ ثابت ہونا ہے

ثُبُوْتِ النَّسْخِ وَلْيُعْلَمْ اَوَّلًا

رفع یدین کی منسوخیت کا اور معلوم کیا چاہیئے پہلے اسکو

اَنَّ الْمُدَّعِيْ هُوَ الْمُثْبِتُ لِلنَّسْخِ

کہ مدعی ش ۳ ثابت کرنے والا ہی منسوخیت کو

وَالْمُتَمَسِّكُ بِالظَّاهِرِ هُوَ الْمُنْكِرُ لَهٗ

اور عمل کرنے والا ظاہر حدیث پر منکر ہی اسکا ش ۴

ش ۲ حضرت اور خلفاء کے بیچ

ش ۳ انہیں دعوا کرنے والا رفع یدین کی منسوخیت کا *

ش ۴ یعنی رفع یدین کی منسوخیت کا *

لِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ مَا ثَبَتَ مِنْهُ صلعم

کیونکہ ظاہر یہہ بات ہی جو ثابت ہوا آن حضرت صلعم سے

یَلْزَمُنَا اِتِّبَاعُهُ مَا لَمْ یَقُمْ دَلِیْلٌ

لازم ہی ہمکو (ہمنے) اُسکی جبتک کہ نہ قایم ہو کوئی دلیل

عَلٰی نَسْخِہٖ فَیَکْفِیْ لِمُنْکِرِ النَّسْخِ

اسکی منسوخیہ پر پھر کافی ہی منکر منسوخیہ کو

اَلْجَرْحُ عَلٰی دَلَائِلِہٖ فَاِذَا تَمَّ ثَبَتَ

اعتراض کرنا منسوخیہ کی دلیلوں پر پھر جب تمام ہوگا ش ۲ ثابت ہوگا

مُدَّعَاهُ وَاسْتَدَلُّوْا عَلَی النَّسْخِ

مدعا اُسکا ش ۳ اور دلیل پکڑی ہی منسوخیہ پر ش ۴

بِرِوَایَاتٍ مِنْهَا مَا اَخْرَجَ التِّرْمِذِیْ

کئی روایتوں سے اس میں سے جو نکالا ترمذی نے

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ صَلّٰی ابْنُ مَسْعُوْدٍ

علقمہ سے کہ کہا علقمہ نے نماز پڑھی عبد اللہ بن مسعود نے

وَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ

اور نہ کیا رفع یدین سوا پہلی بار کے اور کہا ابن مسعود نے

ش ۲ یعنے اعتراض منکر نسخ کا *

ش ۳ یعنے منصب کو مدعی کے دلیل گذارنا ضرور ہے اور یہہ مشکل امر ہی اور منصب کو معترض کے دلیل گذارنا ضرور نہیں بلکہ فقط اعتراض کافی ہی جس مطلب سے وہ اعتراض کرتا ہی اسکا اعتراض ثابت ہوسکے ہی مطلب اسکا ثابت ہوگا *

ش ۴ یعنے رفع یدین کی حدیث کے *

صَلَّيْتُ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم

نماز پڑھی میں نے تمھارے ساتھ جیسی نماز رسول اللہ صلعم کی ش ۲

وَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنِ الْبَرَاءِ

اور اس میں سے جو نکالا ابوداؤد نے براء بن

بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

عازب سے کہا رسول اللہ صلعم

اِذَا افْتَتَحَ فِى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ

جب شروع کرتے تھے نماز اپنی دونوں ہاتھ اٹھاتے

حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ وَفِي

برابر دونوں کندھے کے پھر دوسری بار رفع یدین نہ کرتے اور

رِوَايَةٍ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى انْصَرَفَ

ایک روایت میں نہ اٹھاتے ہاتھ جب تک کہ سلام نہ پھیرتے ش ۳

وَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا

اور اس میں سے جو نکالا امام محمد نے بیچ موطا میں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

عاصم بن کلیب جرمی سے کلیب سے

ش ۲ اس ترمذی کی روایت سے رفع یدین کی منسوخیت نہیں نکلتی بلکہ عبداللہ بن مسعود کا بھی رفع یدین نکرنا ہمیشہ نہیں نکلتا کیونکہ اسمین بیان ایکبار کے فعل کا ہی اور فعل کو عموم نہیں اور راشبہ نشیہ کا نماز سے رسول اللہ صلعم کی سو اسکا جواب یہ ہی کہ تشبیہ مین تشبیہ کی ہر جز کے ساتھ ضرور نہیں جیسا کہ فلان شخص شیر ہی تو کچھ دم ہونا ضرور نہین *

ش ۳ یہ حدیث ضعیف ہی دلیل اسکے ضعف کی آگے باب مصنف نے مذکور کی ہي *

اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيطَالِبٍ لَايَرْفَعُ يَدَيْهِ

کہ بیشک علی بن ابی طالب نہ اٹھاتے تھے

اِلَّافِي التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى وَاَخْرَجَ اَيْضًا

سوائے تکبیر اولی کے ش ۲ اور نکالا امام محمد نے

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَاَيْتُ

عبد العزیز بن حکیم سے کہ کہا عبد العزیز نے دیکھا میں نے

ابْنَ عُمَرَ لَايَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّافِي التَّكْبِيرَةِ

عبد اللہ بن عمر کو نہ اٹھاتے اپنے ہاتھ سوائے تکبیر

الْاُولٰى وَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ الطَّحَاوِيُّ

اولی کے ش ۳ اور انمیں سے جو نکالا طحاوی نے

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

مجاہد سے کہ کہا مجاہد نے نماز پڑھی میں نے پیچھے عبد اللہ

بْنِ عُمَرَ فَلَايَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّافِي التَّكْبِيرَةِ

بن عمر کے سو نہ اٹھاتا تھا اپنے ہاتھ سوائے تکبیر

الْاُولٰى وَرُوِيَ عَنْ اَسْوَدَ اَنَّهُ قَالَ

اولی کے ش ۴ اور روایت کیا گیا اسود سے کہ اسنے کہا

ش ۲ یہہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف ہی روایت سے صحیح الستہ اور ترمذی اور ابوداود اور امام احمد کے کہ جنکے مصنف نے بیان کیا ہی *

ش ۳ یہہ حدیث مخالف ہی بخاری اور مسلم وغیرہا کی روایت سے جو یہہ ہی ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر و رفع یدیہ و اذا رکع رفع یدیہ اہ *

ش ۴ یہہ حدیث بھی ایسی ہے اور حدیث کی طرح مخالف ہی بخاری اور مسلم وغیرہا کی روایت سے *

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ
دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو نہ اٹھاتے تھے دو ہاتھ اپنے

اِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَنَقَلَ بْنُ
سوا تکبیر اولی کے ش ۲ اور نقل کیا ابن

الْهُمَامِ عَنْ دَارَقُطْنِيٍّ وَعَدِيٍّ عَنْ
ہمام نے دار قطنی سے اور عدی سے

مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ
محمد بن جابر سے حماد بن سلیمان سے

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
علقمہ سے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَاَبِيْ بَكْرٍ
نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلعم اور ابی بکر

وَعُمَرَ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ
اور عمر کے ساتھ نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ سوا

الْاِفْتِتَاحِ وَقَالَ فِي النِّهَايَةِ شَرْحِ
تکبیر اولی کے ش ۳ اور کہا کتاب نہایہ میں جو شرح ہے

ش ۲ جو اگلی دونو حدیثوں کا جواب حاشیے میں لکھا گیا وہی جواب اس کا ہے*

ش ۳ امام احمد اور ابن تیمیہ اور ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوع کہا*

الهداية ان عبد الله ابن الزبير رأى
کتاب ہدایہ کی بیشک عبد اللہ بن زبیر نے دیکھا
رجلا يصلي في مسجد الحرام ويرفع
ایک مرد کو نماز پڑھتے بیت اللہ میں جس حال میں کہ اٹھاتا تھا
يديه عند الركوع وعند رفع الرأس
اپنے ہاتھ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت
منه فقال لا تفعل انه امر فعله رسول الله
تب کہا عبد اللہ ابن زبیر نے رفع یدین نکر کہ اس کام کو کیا تھا
صلعم في اول الاسلام ثم تركه
رسول اللہ صلعم نے اسلام کے شروع میں پھر چھوڑ دیا
ونسخ وقال ايضا انه قال ابن مسعود
اور منسوخ ہوا ش اور یہہ بھی کہا نہایہ میں کہ ابن مسعود نے کہا
رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم
ہاتھ اٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرفعنا وترك فتركنا ويروى عن
سو اٹھایا ہمنے اور چھوڑ دیا سو چھوڑ دیا ہمنے ش ۳ اور روایت ہے

ش ۲ یہہ قول ابن زبیر کا جو اُسے بڑی دلیل پکڑتے ہین منسوخیت پر رفع یدین کی محدثین کے پاس اسکی سند ثابت نہین اس سے رفع یدین کیا منسوخ ہوگا ناسخ کو منسوخ کے ساتھہ سند مین مساوات چاہئے *

ش ۳ معنی ترک فترکنا کے یہہ ہیں کہ سمجھا ہمنے حصر نے ترک سے منسوخیت اور اوپر بیان ہو چکا کہ فہم صحابی کی حجت نہین حضرت کا ترک رفع یدین منسوخ ہوا کہین ثابت نہین *

ابنِ عبّاسٍ انّ العشرة المبشرة

عبد اللہ ابن عباس سے کہ عشرۂ مبشرہ

لَا یرفعون ایدیہم الّا عند الافتتاح

نہ اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھ مگر تکبیر اولی کے وقت ش ۲

واخرج ابو بکر بن ابی شیبۃ فی

اور نکالا ش ۳ ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں

مصنفہ عن ابن عباسٍ موقوفاً لا یرفع

عبد اللہ ابن عباس سے سند موقوف سے ش ۴ نہ اُٹھاویگا کوئی

الایدی الّا فی سبعۃ مواطن

ہاتھوں کو سوا سات جگہ کے ایک

التکبیرۃ الاولی واستقبال القبلۃ

تو تکبیر اولی اور دوسرے قبلے کا دیکھنا

والموقف وجمرتین والمنا

اور تیسرے عرفہ میں اور چوتھی دو جمرے کے پاس اور پانچ مین

والمروۃ والصفا وذکر الحدیث

منا میں اور چھٹے مروہ اور ساتھوین صفا پر اور ذکر کیا اس

ش ۲ حاکم نے کہا کہ رفع یدین فعل ہی عشرۂ مبشرہ کا یہہ روایت ابن عباس کی جو ہدایہ میں لایا ہی مخالف ترمذی وغیرہ کی ہی *

ش ۳ واخرج ابو بکر الخ یہہ عبارت واستدل بہ تک مستدل علی النسخ کی ہی اس رسالہ کے مصنف کی عبارت نہیں مصنف جہاں جواب اپنی طرف سے دیتا ہی وہان اس عبارت پر اعتراض کیا ہی *

ش ۴ یعنے عبد اللہ بن عباس تک ہی سند اسکی ہی رسول اللہ تک نہیں *

صَاحِبُ الْہِدَایَۃِ وَاسْتَدَلَّ بِہٖ فَنَقُوْلُ

حدیث کو صاحب ہدایہ نے اور دلیل پکڑی اسے سو کہتے ہیں ہم

اَلْکَلَامُ اَوَّلًا فِيْ ثُبُوْتِ ھٰذِہٖ الدَّلَائِلِ

اول تو گفتگو ثابت ہونے میں اس دلیلوں کے ہے ش ۲

وَثَانِیًا فِيْ ثُبُوْتِ النَّسْخِ

اور دوسری گفتگو ثابت ہونے میں منسوخیت کے ہے

مِنْہَا فَالْاَوَّلُ اَمَّا حَدِیْثُ

اس دلیلوں سے ش ۳ پس گفتگو یعنے سند میں یہ ہے کہ حدیث

بَرَاءِ ابْنِ الْعَازِبِ اِنَّہٗ لَا یَعُوْدُ اَوْ

براء ابن عازب کی بیشک رسول اللہ دوبارہ نہ کرتے تھے یا

لَا یَرْفَعُہُمَا فَقَدْ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ اِنَّہٗ

نہ اٹھاتے تھے سو تحقیق ابو داؤد نے جو مخرج اسکا ہے کہا کہ وہ

ضَعِیْفٌ وَقَدْ رَدَّہٗ ابْنُ الْمَدِیْنِيِّ وَاَحْمَدُ

ضعیف ہے اور رد کیا اسکو ابن مدینی نے

وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَضَعَّفَہُ الْبُخَارِيُّ

اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اسکو بخاری نے

ش ۲ یعنے ایک ترمذی کی حدیث چھوڑ کر جتنی دلیلیں ہیں امین رفع کی جو مذکور ہو چکی ہیں عدم رفع کے باب میں سب کی سند میں گفتگو ہے کوئی تو ضعیف ہے اور کوئی موضوع اور ترمذی کی حدیث سے بھی نسخ نہیں ثابت ہوتا *

ش ۳ یعنے اگر قطع نظر کریں گفتگو سے سند میں تو کوئی سوائے قول ابن مسعود کے ترک پر کنایہ اور سوائے قول ابن زبیر کے نسخ حالانکہ اس دو قول کا جواب بھی آگے دیا جاتا ہے کسی دلیل سے منسوخیت رفع یدین کی ثابت نہیں ہوتی *

فِي غَيْرِ صَحِيْحِهِ عَلَى مَا نَقَلَهُ

دوسری کتابمیں سواے صحیح بخاریکے بنا بر اسکے کہ نقل کیا اُسکو ش ۲

اَلْفَاضِلُ الْاِلٰهٰ اٰبَادِيُّ وَلِهٰذَا قَالَ

فاضل الہ آبادی نے اور اسی لئے کہا

اَلْبُخَارِيُّ فِي غَيْرِ صَحِيْحِهِ

بخاری نے دوسری کتاب مین سواے صحیح

لَأَسَانِيْدُهُ اَصَحُّ مِنْ اَسَانِيْدِ

بخاری کے نہین سند مین عدم رفع کی زیادہ صحیح سند و نسے

الرَّفْعِ وَاِنْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ اِنَّهُ

رفع یدین کی اگرچہ کہا ہی ترمذی نے بیشک حدیث عدم رفع کی

حَسَنٌ فَلَمْ يَقُلْ كَلِمَةَ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ غَيْرُ

حسن ہی پر نہین کہا اسنے کلمہ ثم لا یعود کا ش ۳ سواے

شَرِيْكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ وَشَرِيْكٌ

شریک کے یزید بن ابی زیاد سے اور شریک کو

يُضَعَّفُ قَدْ ضَعَّفَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي غَيْرِ

ضعیف راوی کہتے ہین ضعیف کہا اسکو ترمذی نے بہت سی

ش ۲ یعنے بخاری کے ضعیف کہنے کو روایت ثم لا یعود کو *

ش ۳ یا کہ روایت کیا ولم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ اور اسسے کچھ نسخ رفع یدین کا ثابت نہین ہوتا بلکہ فعل ایک بار کا *

مَوْضِعٍ مِّنْ جَامِعِهٖ وَقَالَ اَبُوْدَاؤدَ

جگھوں میں جامع ترمذی کی اور کہا ابوداؤد نے

رَوَاہُ هُشَيْمٌ وَّ خَالِدٌ وَّ ابْنُ

روایت کیا براء بن عازب کی حدیثکو ہشیم اور خالد اور ابن

اِدْرِيْسَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ

ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے

وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ وَحُكِيَ

اور نہ ذکر کیا ان تینوں نے اسمین کلمہ ثم لایعود کا اور حکایت کی گئی

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ اَنَّ يَزِيْدَ

[illegible]

[illegible] بِهٖ قَبْلَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْ[illegible]فَةِ فَلَمْ

بیان کیا اُن تینوں سے اس حدیث کو پہلے کوفے کو جانیکے ہو نہ

يَذْكُرْ فِيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ فَلَمَّا انْصَرَفَ

ذکر کیا اس دفع کلمہ ثم لایعود کا پھر جب پھر کر آیا کوفے سے

زَادَ فِيْهِ فَحُمِلَ ذٰلِكَ عَلَى الْغَلَطِ

زیادہ کیا اسمین ش۲ محمول ہوئی ہے وہ زیادتی غلطی

ش۲ یعنے کلمہ ثم لایعود کا *

وَالنِّسْيَانِ وَمَا اَوَّلَ بَعْضُهُمْ

اور بھولنے پر اور جو تاویل کی ہی بعضوں نے

تَضْعِيْفَ اَبِيْ دَاوُدَ بِتَضْعِيْفِهٖ

تو ابو داؤد کی تضعیف کی بسبب ضعیف کہنے ابو داؤد کے

هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهِ الْخَاصِّ فَسَاقِطٌ

اس حدیث کو اپنی سند خاص سے سوانکی تاویل اعتبار کے

لِاَنَّ شَرِيْكًا وَابْنَ اَبِيْ زِيَادٍ قَدْ تَفَرَّدَا

قابل نہین کیونکہ شریک اور ابن ابی زیاد فقط یہ دو شخص نے

بِرِوَايَتِهٖ فَاِذًا ضَعُفَ

تو اس حدیث کو روایت کیا ہی پھر جب ضعف

هٰذَا الْاِسْنَادُ سَقَطَ الْحَدِيْثُ

ثابت ہوا اس سند کا ساقط ہوئی وہ حدیث

لِاَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ سِوَاهُ

کیونکہ نہین ہی اس حدیث کی کوئی دوسری سند سوا اس سند کے

وَلَا يُتَوَهَّمُ التَّعَارُضُ بَيْنَ الْقَوْلِ

اور نہ وہم کرے کوئی تعارض کا درمیان پہلے قول کے

الْاَوَّلِ اَعْنِيْ تَفَرَّدَ شَرِيْكٍ وَبَيْنَ

یعنے درمیان اس قول کے کہ فقط شریک نے روایت کیا اور درمیان

قَوْلِ اَبِيْ دَاؤُدَ اَعْنِيْ رِوَايَةَ

ابی داؤد کے قول کے یعنے روایت کرنا

الْعُدُوْلِ الثَّلاَثَةِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ

ان تین ثقہ کا ش ۲ یزید بن ابی

زِيَادٍ لِاَنَّهُ لَمَّا عُلِمَ وَهْمُ يَزِيْدَ ابْنِ

زیاد سے اس لئے کہ جب معلوم ہوا وہم یزید ابن

اَبِيْ زِيَادٍ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ عَلٰى

ابی زیاد کا اس روایت میں بنا بر

مَا حَكٰى ابْنُ عُيَيْنَةَ تَرَكُوا

حکایت کرنے سفیان بن عیینہ کے چھوڑ دیا ش ۳

الرِّوَايَةَ عَنْهُ فَصَارَ شَرِيْكٌ مُتَفَرِّدًا

روایت کرنا اس سے سو ہوا شریک اکیلا ش ۴

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدٍ فِي الْمُوَطَّاءِ فَهُوَ

اور حدیث امام محمد کی جو انکی کتاب موطا میں ہی سو وہ

ش ۲ یعنے ہشیم اور خالد اور ابن ادریس *

ش ۳ یعنے ان تینو ثقہ نے

ش ۴ یعنے روایت میں کلمہ ثم لا یعود کے یزید بن ابی زیاد سے *

مِنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَاِنْ

مروی ہی عاصم بن کلیب سے اور وہ راوی ضعیف ہی اگرچہ

رُوِيَ عَنْهُ الْعُلَمَاءُ قَدْ ضَعَّفَهُ ابْنُ حِبَّانٍ

روایت کی اسسے علما نے تحقیق ضعیف کہا اسکو ابن حبان نے

حَيْثُ قَالَ فِيْ رِوَايَتِهِ شَكٌّ

اسطور پر کہ کہا ابن حبان نے روایت میں عاصم کے شک ہی

مَعَ اَنَّهُ مُعَارِضٌ بِمَا عَدَّ

باوجود اسکے کہ حدیث محمد کی مخالف ہی اس چیز کے کہ شمار کیا

مُحْيِي السُّنَّةِ مِنَ الْقَائِلِيْنَ بِالرَّفْعِ

امام محی السنہ نے ان لوگوں میں کہ قایل ہین رفع یدین کے

عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَذَكَرَ مِثْلَهُ

علی بن ابی طالب کو ش ۲ اور ذکر کیا مثل محی السنہ کے

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاَحْمَدُ وَغَيْرُهُمْ

ترمذی اور ابو داؤد نے اور امام احمد وغیرہم نے ش ۳

وَمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَكِيْمٍ

اور جو روایت ہي عبد العزیز بن حکیم سے

ش ۲ اور قول امام محی السنہ کا محدثین کے نزدیک معتبر زیادہ ہي *

ش ۳ اتنے بہت سے اماموں کی روایت کے رو برو امام محمد کی روایت کا کیا اعتبار *

فَيُعَارِضُهُ مَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ
سو اسکے مخالف ہی روایت بخاری اور مسلم
وَغَيْرُهُمَا عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ
وغیرہما کی ش ۲ نافع سے کہ بیشک عبد اللہ بن عمر
إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ
جب شروع کرتے تھے نماز اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے
وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ
اور جب رکوع میں جاتے رفع یدین کرتے اور جب
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ الخ
سمع اللہ لمن حمدہ کہتے رفع یدین کرتے آخر حدیث تک
وَكَذَا مَا أَخْرَجَ الطَّحَاوِيُّ عَنْ
اور اسی طور جو نکالا طحاوی نے
مُجَاهِدٍ وَأَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ رض
مجاہد سے ش ۳ اور لیکن روایت عبد اللہ بن مسعود کی
فِعْلَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم
فعل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ش ۲ بخاری اور مسلم کی روایت کے آگے عبد العزیز کی روایت کا کیا اعتبار *

ش ۳ یعنے اسی طور سے تخریج طحاوی کی مخالف ہی بخاری اور مسلم کی تخریج کے

وَالشَّيْخَيْنِ فَلَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ

اور ابوبکر اور عمر کے سو ثابت نہ ہوئی

الْمُحَدِّثِيْنَ بَلْ ثَبَتَ عَنْ عُمَرَ

محدثین کے پاس بلکہ ثابت ہوا محدثین کے پاس عمر سے

خِلَافُهُ كَمَا ذَكَرَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَيْضًا هٰكَذَا

خلاف اسکا جیسا کہ ذکر کیا ترمذی نے ش ۲ اور اسی طور

ذَكَرَهُ الْحَاكِمُ فِعْلَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

ذکر کیا تھا کم بھی رفع یدین کو فعل عشرہ مبشرہ کا ش ۳

وَقَدْ مَرَّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ

اور تحقیق گذر چکا کہ عبد اللہ ابن مبارک نے

قَالَ لَا يَثْبُتُ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

کہا نہیں صحت کو پہنچی حدیث عبد اللہ ابن مسعود کی

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ

کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ وَهٰذِهٖ

رفع یدین نہ کیا مگر پہلی بار اور یہ

ش ۲ یعنی حضرت عمر کو مردمی سے رفع یدین کے راویوں میں شمار کیا *

ش ۳ اور عشرہ مبشرہ میں ابوبکر اور عمر بھی داخل ہیں *

فَالظَّاهِرُ اَنَّ الْحَصْرَ لَيْسَ حَقِيْقِيًّا

سو ظاہر ہی یہہ بات کہ یہہ حصر ش ۲ حصر حقیقی نہین

بَلْ اِضَافِيٌّ مَعَ اَنَّ فِی النَّسْخِ

بلکہ حصر اضافی ہی ش ۳ باوجود اسکے کہ مشہور

الْمُتَدَاوَلَةِ لِلْمُصَنِّفِ مَا يَتَأَدّٰی

کتابون مین ابو بکر بن ابی شیبہ کی وہ عبارت ہی

بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَهُوَ

کہ حاصل ہوتی ہی بخلاف اس عبارت کے ش ۴ اور وہ یہہ ہی

مَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ بِلَفْظِ

جو روایت کیا اسکو ابن عباس نے اس عبارت سے

تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ اِذَا قَامَ

کہ اٹھایا جاوے ہاتھہ ساتھہ جگہہ ایک تو جب کھڑے رہے

اِلَی الصَّلٰوةِ وَاِذَا رَأَی الْبَيْتَ

کوئی نماز پڑھنے اور دوسرے جب دیکھے بیت اللہ کو

وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِيْ جَمْعٍ وَعِنْدَ

اور صفا پر اور مروہ پر اور مزدلفہ مین اور کنکری مارنے

ش ۲ یعنے جو حصر کہ
قول ابن عباس
سے ان ترفع
الایدی اه نکلتا ہی *
ش ۳ یعنے حصر
حقیقی جب ہوتا کہ
رفع یدین منحصر
ہوتا ساتھہ جگہہ
مین جب رفع یدین
قنوت اور عیدین
مین سوا اس ساتھہ
جگہہ کے ثابت
ہی تو قول سے
ابن عباس کے
رفع یدین رکوع
وغیرہ مین منع
نہین ہو سکتا *
ش ۴ یعنے جو عبارت
کہ استدلال علی
النسخ کی دلیلون
مین وما اخرج ابو بکر
بن ابی شیبہ اه
اوپر مذکور ہوئی *

الْجِمَارِ وَهُوَ لَا يَدُلُّ عَلَى الْحَصْرِ

جاتے ہوں نہیں اور یہہ عبارت اصل کتاب کی ہرگز حصر پر

أَصْلًا كَمَا تَرٰى وَالثَّانِي أَيِ

دلالت نہیں کرتی جیسا دیکھتا ہے تو اور دوسری

الْكَلَامُ فِي ثُبُوْتِ النَّسْخِ

گفتگو یعنے گفتگو ثابت ہونے میں رفع یدین کی

مِنْ هٰذِهِ الدَّلَائِلِ فَنَقُوْلُ هٰذِهِ

منسوخیت کے اس دلیلوں سے سو کہتے ہیں ہم یہ سب

الدَّلَائِلُ كُلُّهَا سِوَى قَوْلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

دلیلیں عدم رفع کی سوائے ابن زبیر کے قول کے

إِنَّهُ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَنُسِخَ وَسِوَى

کہ تھا رفع یدین شروع اسلام میں پھر منسوخ ہوا اور سوائے

قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَتَرَكَ

ابن مسعود کے قول کے اور چھوڑ دیا حضرت نے

فَتَرَكْنَا إِنَّمَا تَنْتَهِضُ حُجَّةً عَلٰى

سو چھوڑ دیا ہم نے حجت نہیں ہو سکتیں مگر اس شخص پر

مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِهٖ فَاِنَّ

کہ قائل ہو وجوب کا رفع یدین کے کیونکہ ایک دفعہ کے

اَلتَّرْکَ مَرَّةً یُنَافِیْهِ وَلَا تَنْتَهِضُ

چھوڑنے سے بھی وجوب باقی نہیں رہتا اور نہیں ہوتیں

حُجَّةً عَلٰی مَنْ یَقُوْلُ بِکَوْنِهٖ سُنَّةً

وہ دلیلیں حجت اس شخص پر کہ قائل ہو رفع یدین کے سنت

مُؤَکَّدَةً فَضْلًا عَلٰی مَنْ ذَهَبَ

موکدہ ہونیکا چہ جائیکہ حجت ہوں اس شخص پر کہ قائل ہو

اِلٰی کَوْنِهٖ سُنَّةً غَیْرَ مُؤَکَّدَةٍ لِاَنَّ السُّنَّةَ

رفع یدین کے سنت غیر موکدہ ہونیکا کیونکہ سنت

اَلْمُؤَکَّدَةَ اَیْضًا رُبَّمَا تَرَکَهُ النَّبِیُّ صلعم

موکدہ بھی کبھی حضرت نے چھوڑ دیا ہے

کَیْفَ وَقَدْ تَقَرَّرَ فِی الْاُصُوْلِ

کیونکر نہ قائل ہو کے ترک سنت موکدہ کے اصول میں تو

اَنَّ الْاِتْیَانَ بِفِعْلٍ بِغَیْرِ

قاعدہ بندھا ہی کر کرنا پیغمبر کا کسی فعل کو ایک دفع بھی

تَرْكِهِ مَرَّةً دَلِيْلُ وُجُوْبِهِ

نہ چھوڑ کر دلیل ہی اس فعلکے وجوب کی

فَلَا بُدَّ مِنَ الْقَوْلِ بِتَرْكِ السُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ

پھر تو ضرور رہوا قائل ہونا سنت موکدہ کے ترک کا بھی

اَيْضًا اِلَّا لَيَلْزَمُ الْوُجُوْبُ

تا کہ لازم نہ آوے واجب ہو جانا اسکا اس تقدیر پر باقی نہ ہا

فَلَا تَعَارُضَ بَيْنَ اَحَادِيْثِ

کچھ خلاف درمیان احادیث رفع یدین

الرَّفْعِ وَالتَّرْكِ وَاَمَّا الْاِسْتِدْلَالُ

اور ترک رفع کے ش۲ اور جو دلیل پکڑتے ہیں

بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ صَلَّيْتُ

قول کو عبد اللہ بن مسعود کے نماز پڑھائی میں نے

بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم عَلٰى عَدَمِ

تمکو جیسی نماز رسول صلعم کی آنحضرت صلعم کے عدم

رَفْعِهِ غَيْرُ قَوِيٍّ هٰهُنَا فَاِنَّهُ رُبَّمَا

رفع پر سو قوی نہیں اس مطلب پر کیونکہ بسا اوقات

ش۲ کیونکہ جب رفع یدین احادیث صحیح صریح غیر منسوخہ سے ثابت ہو اور ہم قائل ہوئے اسکے سنت غیر موکدہ ہو نیکے بالغرض اگر عدم رفع کی حدیثیں ثابت بھی ہوں تو کیا قباحت ہی عدم رفع کی حدیث کو حمل کرینگے عدم وجوب و تاکید پر اور رفع کی حدیثکو سنتہ غیر موکدہ ہونے پر *

يُشَبِّهُ فِعْلٌ مُشْتَمِلٌ عَلٰی صِفَاتٍ

تشبیہ دیتے ہین ایک فعلکو جو اسمین کئی صفتین ہوا کرتی ہین

بِفِعْلٍ آخَرَ كَذٰلِكَ بِاعْتِبَارِ

ویسے ہی دوسرے سے ایک فعل سے اعتبار کرکے

اشْتِرَاكِ اَكْثَرِ الصِّفَاتِ وَلَا

شریک ہونے کا اکثر صفتون کے اور پھر کے بھی نہین

يَلْتَفِتُ اِلٰی عَدَمِ اشْتِرَاكِ بَعْضِ

دیکھے نہ مشترک ہونے کی طرف بعض

الصِّفَاتِ سِيَّمَا الْاَعْدَامُ عَلٰی مَا

صفتون کے خصوصا جو صفت کہ عدمی ہوے بنا بر

يَشْهَدُ بِهِ الْوِجْدَانُ السَّلِيْمُ لٰكِنَّ

گواہی دیتی ہے اس بات پر طبع سلیم نے ش ۲ لیکن

الظَّاهِرَ اشْتِرَاكُ الْجَمِيْعِ مَا لَمْ

ظاہر عبارت سے مشترک ہونا تمام صفتون کا

يَقُمْ دَلِيْلٌ عَلٰی خِلَافِهِ

مفہوم ہوتا ہے جبتک قائم نہ ہو دوسری دلیل اسکے خلاف

ش ۲ یعنی اس امر پر طبع سلیم گواہی ہے *

فَقَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض ظَاهِرٌ فِيْ

تو قول ابن مسعود کا ظاہر الدلالت ہے

عَدَمِ رَفْعِ النَّبِيِّ صلعم وَالْاَحَادِيْثُ

بی صلعم کے عدم رفع میں اور حدیثین رفع یدین کی

السَّابِقَةُ مَنْصُوْصٌ عَلٰى رَفْعِهٖ فَلَا يُعَارِضُهَا

جو گذر چکین نص ہین رفع پر آپ حضرت کے سو معارضہ نہ کر سکیگا ا نکا ش ۲

ش ۲ یعنے رفع یدین کی حدیثون کا *

قَوْلُهٗ عَلٰى تَقْدِيْرِ فَرْضِ التَّعَارُضِ

قول ابن مسعود کا اس تقدیر پر کہ فرض کرین تعارض

بَيْنَهُمَا وَاِلَّا فَلَا وَجْهَ لِلتَّعَارُضِ

درمیان اندونو کے اور نہین تو کچھ وجہ تعارض کی نہین

فَاِنَّ قَوْلَهٗ لَا يَدُلُّ عَلٰى

کیونکہ قول عبداللہ ابن مسعود کا نہین دلالت کرتا اس بات پر کہ

صَلٰوةَ النَّبِيِّ صلعم لَمْ يَكُنْ اِلَّا كَذٰلِكَ

نماز نبی صلعم کی نہ تھی مگر ایسی ہی ش ۳

ش ۳ یعنے بغیر رفع یدین کے *

وَكَذَا حَدِيْثُ بَرَاءِ ابْنِ الْعَازِبِ

اور اسی طور حدیث براء ابن عازب کی

إِنْ سَلَّمْنَا صِحَّةَ قَوْلِهِ

اگر مسلم بھی رکھیں ہم صحیح ہونا اسکے قول کے

ثُمَّ لَا يَعُودُ وَاَعْرَضْنَا عَنِ التَّاوِيْلِ

کہ پھر دوبارا نکرتے اور در گذر کریں مشہور

الْمَشْهُوْرِ اَنَّ مَعْنٰى لَا يَعُوْدُ عَدَمُ الرَّفْعِ

تاویل سے جو یہ ہی کہ معنے لا یعود کے ہاتھ نہ اٹھانا ہی

فِي ابْتِدَاءِ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا كَانَ

شروع میں دوسری رکعت کے جیسا تھا

فِي الْاُوْلٰى كَمَا ذَكَرَهُ صَاحِبُ

شروع میں پہلی رکعت کے جیسے کہ مذکور کیا اس تاویل کو صاحب

الْفُتُوْحَاتِ وَنَظَرْنَا اِلَى اسْتِمْرَارِ

فتوحات نے اور خیال کریں ہمیشگی کی طرف

الْمُضَارِعِ الْمُسْتَفَادِ مِنْ قَوْلِهِ لَا يَعُوْدُ

مضارع کی کہ سمجھی جاتی ہی اسکے قول سے لا یعود

بِصِيْغَةِ الْمُضَارِعِ لَا يَدُلُّ

جو مضارع کے صیغہ سے ہی تب بھی نہیں دلالت کرتی

الاعلیٰ ان براء بن العازب

حدیث براء کی اگر اتنی بات ہر کہ براء بن عازب نے

لم یر رفع النبی صلعم ولا یلزم

نہ دیکھا تھا سمجھا کہ نبی صلعم کے اور نہیں لازم آتا

منہ عدم رفعہ مطلقا والمدعی

اس سے ہاتھ نہ اٹھانا حضرت کا مطلق اور جو کوئی دعوی کرتا ہے رفع کا

یثبت برفعہ مرۃ ایضا وقد حکی

ثابت کرتا ہے رفع حضرت نے ایکبار کے رفع سے بھی اور تحقیق نقل کی

بعض الضابطین لاسیما الرافعین

بعضے ضبط میں رکھنے والے احادیث کے خصوصا رفع یدین کرنیوالے

من الصحابۃ وغیرھم ان براء بن

اصحاب میں سے اور اُنکے سوا بھی کہ براء بن

العازب من رواۃ الرفع ایضا والباقی

عازب رفع کے بھی راویوں سے ہی اور باقی

منھا اٰثار الصحابۃ وقد سلف

بیچ دلیلوں عدم رفع کی آثار صحابہ ہیں اور گذر چکا

فِي الْمُقَدِّمَةِ اَنَّ فَهْمَ الصَّحَابِيِّ

مقدمے میں کتاب کے کہ سمجھ صحابی کی

لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ

حجت نہیں علاوہ اسکے یہ کہ نہ نقل کی گئی

عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمُ النَّسْخُ اِلَّا عَنِ ابْنِ

صحابہ میں کے کسی سے منسوخیہ رفع کی مگر جو روایت ہی ابن

الزُّبَيْرِ صَرِيْحًا وَابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلْتِزَامًا

زبیر سے صراحۃ اور ابن مسعود سے التزاما ش ۲

بَلْ لَا تَدُلُّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ عَلٰى اَنَّهُمْ

بلکہ نہیں دلالت کرتین یہ روایتین اسپر بھی کہ وہ صحابہ

لَا يَرْفَعُوْنَ اَبَدًا بَلِ الْمُسْتَفَادُ مِنْ هٰذِهِ

ہمیشہ رفع یدین نہ کرتے تھے بلکہ جو مفہوم ہوتا ہی

الرِّوَايَاتِ هُوَ عَدَمُ الرَّفْعِ فَقَطْ اَيْ

ان روایتوں سے فقط عدم رفع ہی یعنے

لَا دَوَامُهُ وَلَا عَدَمُ دَوَامِهِ

نہ تو مفہوم ہوتا ہی ہمیشہ کا رفع اور نہ تو نہ کرنا رفع کا ہمیشہ

ش ۲ یعنی کسی صحابے سے منسوخیہ رفع یدین کی منقول نہیں اگر ہی تو ابن زبیر سے کہ قول اسکا جو نقل کرتے ہیں و نسخ صراحت دلالت کرتا ہی رفع یدین کے نسخ پر لیکن سند اسکی محدثین کے بیان ناسخ ہیں نا ابن مسعود سے کہ جس کرتے ہیں انسے اس قول کو وترک نہ کرنا اور یہ قول بھی گرچہ صراحت دلالت نہیں کرتا مگر ظاہر عبارت سے لازم ہوتی ہی منسوخیہ کیونکہ معنے اسکے یہ ہیں حضرت کے ترک سے انہنے منسوخیہ سمجھا اور چھوڑ دیا لیکن سمجھ صحابی کی حجت نہیں

وَاِذَا اُضِمَّتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ اِلَى

اور جب ملائی جاوین یہہ روایتین عدم رفع کی

الرِّوَايَاتِ الْمُعَارِضَةِ لَهَا الدَّالَّةِ

ان روایتون کے ساتھہ کہ مخالف ہین انکی دلالت کرتی ہین

عَلٰى رَفْعِهِمْ يَثْبُتُ اَنَّهُمْ

رفع یدین پر اصحاب کے ثابت ہوگا یہہ کہ صحابہ نے

رَفَعُوا مَرَّةً وَتَرَكُوا اُخْرٰى وَهُوَ عَيْنُ

کبھی تو رفع یدین کیا اور کبھی نکیا اور یہہ عین

الْمُدَّعٰى وَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

مطلب ہے اور جو قول ابن مسعود کا ہے ش ۲

وَتَرَكَ فَتَرَكْنَا فَالْمُسْتَفَادُ

اور ترک کیا حضرت نے سو ہمنے ترک کیا سو مطلب اسکا

مِنْهُ هُوَ اَنَّ النَّبِيَّ صلعم تَرَكَ وَفَهِمْنَا مِنْهُ

یہی ہے کہ نبی صلعم نے ترک کیا اور سمجھا ہمنے اسے

النَّسْخَ فَالنَّسْخُ هُوَ فَهْمُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

منسوخیہ رفع کی پس وہ منسوخیہ ابن مسعود کی ہی سمجھہ ہے ش ۲

ش ۲ یہان سے جواب ہی ابن مسعود کے قول کا ترک فعل کا کر دلالت التزامی اسے نکلتی تھا رفع یدین کی منسوخیہ ہے*

ش ۳ کچھہ حضرت نے کسی سے نہین فرمایا کہ رفع یدین کو مین نے منسوخ کیا اور حضرت کا بھی ترک ہمیشہ کا ثابت نہین ہوا اس قول سے کیونکہ ابن مسعود ہمیشہ ہر وقت

وَقَدْ سَلَفَ اَنَّہٗ لَیْسَ بِحُجَّۃٍ

اور یہہ گذر چکا کہ فہم صحابی حجت نہیں

سِیَّمَا اِذَا خَالَفَہٗ فَہْمُ صَحَابِیٍّ

خصوصا جب اسکے مخالف پڑے سمجھہ دوسرے صحابی کی

آخَرَ وَاَمَّا مَا یُفْہَمُ مِنْ قَوْلِہٖ فَتَرَکْنَا

اور جو سمجھا جاتا ہی قول سے ابن مسعود کے کہ چھوڑ دیا

مِنَ الْاِجْمَاعِ عَلَی التَّرْکِ

ہمنے اجماع ترک پر رفع کے

فَقَوْلُہٗ ظَاہِرٌ فِی الدَّلَالَۃِ عَلَی الْاِجْمَاعِ

سو قول اسکا ظاہر ہی دلالت میں اجماع پر

وَالْاٰثَارُ الْمُعَارِضَۃُ لَہٗ

اور دوسرے صحابہ کے آثار جو مخالف ہیں ابن مسعود کے

نُصُوْصٌ فَلَا یُعَارِضُہَا

قول کے نص ہیں اجماع پر صحابہ کی رفع پر سو نہیں معارض ہوسکتا

وَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ الزُّبَیْرِ

ایک کا قول بہت سے آثار کا اور لیکن قول ابن زبیر کا ش ۲

میں ہر مکان میں ساتھہ ہوئیں رہے بلکہ اتنا معلوم ہوتا ہی اس قول سے کہ اول میں ابن مسعود رفع دیکھتے تھے پھر دیکھنا اتفاق نہ ہوا اسے انھوں نے منسوخ سمجھا ہو *

ش ۲ جو اسے ابن زبیر کے قول کا و نسخ کو نص ہی رفع یدین کی منسوخیت پر *

وَنَسَخَ فَهُوَ نَصٌّ فِى النَّسْخِ عَلٰى

اور منسوخ ہوا رفع یدین سو وہ نص ہی منسوخیت میں رفع کی

مَا تَقَرَّرَ فِى الْاُصُوْلِ لٰكِنْ لَمْ يُوْجَدْ

موافق قاعدۂ مقررہ کے اصول میں لیکن نہ پائی گئی

لَهٗ اَصْلٌ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَالنَّاسِخُ

اسکی کچھ اصل محدثین کے پاس اور ناسخ کو

لَابُدَّ لَهٗ مِنْ مُسَاوَاتِهٖ لِلْمَنْسُوْخِ

ضرور چاہئے برابری منسوخ کی

فِى الشُّهْرَةِ وَالدَّلَالَةِ فَكَيْفَ يَنْسَخُ

شہرت میں اور دلالت میں سو کیونکر منسوخ ہوئیگی

بِمِثْلِ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِىْ هُوَ

مثل قول ابن مسعود سے جو

قَاصِرٌ فِى الدَّلَالَةِ وَبِمِثْلِ هٰذَا الْقَوْلِ

کم ہی دلالت میں اور مثل قول ابن زبیر سے

الَّذِىْ لَا يَعْرِفُهٗ اَحَدٌ مِنَ الثِّقَاتِ

نہیں پہچانتا ہے کو کوئی ثقہ

اَلاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ المَشْهُوْرَةُ

وہ صحیح حدیثین جو مشہور ہیں

رَوَاهَا ثِقَاتٌ عَنْ ثِقَاتٍ وَالْحَاصِلُ

کہ روایت کیا انکو ثقہ محدثون نے ثقہ راویون سے اور حاصل

اَنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ فِيْ بَابِ التَّرْكِ اِلَّا

یہ کہ منقول نہ ہوئے ترک رفع کے باب میں مگر

اَفْعَالُ النَّبِيِّ صلعم اَوْ اَفْعَالُ الصَّحَابَةِ

افعال نبی صلعم کے یا افعال صحابہ کے

وَالْفِعْلُ لَا عُمُوْمَ لَهٗ فَلَا يَثْبُتُ اِلَّا

اور فعل کو عموم نہین سو ثابت ہوگا اس فعل سے مگر

تَرْكُهُمْ اَحْيَانًا وَانْضَمَّ اِلَيْهَا

چھوڑنا صحابہ کا کبھی رفع یدین کو اور جب مل گئی حدیثین انکے

اَلْاَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ الدَّالَّةُ

وہ حدیثین اور آثار کہ دلالت کرتے ہیں

عَلَى الرَّفْعِ يُفِيْدُ عَيْنَ الْمُدَّعَا

رفع پر فائدہ دیگا ذہ ملانا اصل مدعا کو

إِذْ تَرْكُ السُّنَّةِ الْغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ لَيْسَ

کیونکہ ترک سنتہ غیر موکدہ کا دلیل منسوخ

نَسْخًا لَهُ بَلْ لَا بُدَّ مِنْ تَرْكِهَا

اسکی منسوخیت پر ناکہ ضرور ہی رسول کو ترک سنتہ غیر موکدہ کا

أَحْيَانًا حَتَّى يَثْبُتَ كَوْنُهَا غَيْرَ مُؤَكَّدَةٍ

کبھی کبھی تا کہ ثابت ہو اسکا غیر موکدہ ہونا

ثُمَّ إِنَّ مِنَ الصَّحَابَةِ مَنْ كَانَ يَتْرُكُ السُّنَنَ

پھر بعضے صحابہ ایسے بھی تھے کہ ترک کرتے سنتوں کو

بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ صلعم كَمَا يَدُلُّ

حضور میں نبی صلعم کے جیسا کہ دلالت کرتا ہے

عَلَيْهِ قَوْلُهُ لَهُمْ عِنْدَ

اس بات پر قول حضرت کا صحابہ کے لئے اسوقت میں

قَضَاءِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَنْ كَانَ

کہ قضا ہو گئی تھی فرض نماز فجر کی جو کوئی

يُصَلِّي مِنْكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

پڑھتا ہو تم میں سے دو رکعت فجر کے پہلے کی

فَلْيُصَلِّ نَعْلَمُ مِنْ هٰذَا أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا كُلُّهُمْ

سو پڑھے سو معلوم ہوا اسسے کہ سب صحابہ

يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ وَهُمَا

پڑھتے نہ تھے دو رکعت قبل الفجر کی حالانکہ وہ دو رکعت

أَوْكَدُ السُّنَنِ فَكَيْفَ

اور سنتوں سے زیادہ موکدہ ہیں پھر کیا ثابت ہوگا

بِالسُّنَنِ الْغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ وَكَانَ

ہمیشہ ادا کرنا صحابہ کا غیر موکدہ سنتوں کو اور بعضے

مِنَ الصَّحَابَةِ مَنْ لَا يَثْبُتُ عِنْدَهُ سُنِّيَّتُهُ

صحابہ ایسے تھے کہ نہ ثابت ہوا تھا انکے پاس سنت ہونا رفع یدین کا

فَلَا يَفْعَلُهَا وَلَا يَلْزَمُ

سو وہ ادا نہ کرتے تھے سنت کو رفع کی اور نہیں لازم آتا

مِنْ عَدَمِ فِعْلِهِ بُطْلَانُ سُنِّيَّتِهِ كَمَا قَالَ

اسکے نکرنے سے باطل ہونا اسکے سنت ہونیکا جیسا کہ کہا

أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ

ابو سلیمان خطابی نے سو جائز ہے یہ

يَذْهَبَ ذٰلِكَ اَيْ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عَلَيْهِ

مخفی رہا وہ امر یعنی رفع یدین اس پر

اَيْ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَمَا قَدْ ذَهَبَ عَلَيْهِ

یعنی ابن مسعود پر جیسا مخفی رہ گیا اس پر

الْاَخْذُ بِالرُّكْبَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَكَانَ

ہاتھ رکھنا گھٹنوں پر رکوع میں اور تمام عمر

يُطَبِّقُ يَدَيْهِ عَلَى الْاَمْرِ الْاَوَّلِ

دونوں ہاتھ ملا کر ران میں رکھتے تھے موافق دستور کے

وَخَالَفَ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ

اور مخالفت کی ابن مسعود نے سب صحابہ سے

فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامُ السَّادِسُ بَيَانُ عَدَمِ

اس مسئلے میں چھٹا مقام بیان کرنا ہے

الْاِجْمَاعِ عَلَى تَرْكِهٖ وَهُوَ

اجماع نہ ہونے کا ترک رفع پر اور یہ بات

غَنِيٌّ عَنِ الْبَيَانِ فَاِنَّهٗ جَدِيْرٌ

حاجت نہیں رکھتی بیان کی کیونکہ رفع یدین سزاوار ہے

بِاَنْ يُدَّعٰى عَلٰى فِعْلِهِ الْاِجْمَاعُ

کہ کوئی مبالغہ سے دعوی کرے تو کرے کتا ہی اجماع کا

مُبَالَغَةً وَنَحْنُ نَذْكُرُ اَسْمَاءَ بَعْضِ

رفع یدین کرنے پر اور ہم ذکر کرتے ہیں نام بعضوں کے (ش ٢

اَلْقَائِلِيْنَ بِالرَّفْعِ لِيَكُوْنَ اُنْمُوْذَجًا لِمَا

جو قائل ہیں رفع یدین کے تاکہ نمونہ ہو

بَقِيَ فَنَقُوْلُ عَدَّهُ مُحْيِ السُّنَّةِ

باقیوں کے لیے سو ہم کہتے ہیں شمار کیا محی السنہ نے

مِنْهُمْ اَبَا بَكْرٍ وَعَلِيًّا وَالتِّرْمِذِيُّ ابْنَ عُمَرَ

اصحاب سے ابو بکر اور علی کو اور ترمذی نے عبداللہ بن عمر

وَجَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللهِ

اور جابر ابن عبد اللہ اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ

ابْنَ الزُّبَيْرِ وَعَدَّ التِّرْمِذِيُّ مِنَ التَّابِعِيْنَ

بن زبیر کو اور شمار کیا ترمذی نے تابعین سے

اَلْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَعَطَاءً وَطَاؤُسًا

جو قائل رفع یدین کے ہیں حسن بصری اور عطاء اور طاؤس

(ش ٢) مبالغہ نام بعضے اصحاب اور تابعین کے ... ہیں رفع ... یدین کے

وَمُجَاهِدًا وَنَافِعًا وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ بن عمر

وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُحْيِي السُّنَّةِ ابْنَ

اور سعید بن جبیر کو اور محی السنہ نے محمد ابن

سِيْرِيْنَ وَقَتَادَةَ وَقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

سیرین اور قتادہ اور قاسم بن محمد

وَمَكْحُوْلًا وَعَدَّ التِّرْمِذِيُّ مِنَ الْفُقَهَاءِ

اور مکحول کو اور شمار کیا ترمذی نے مجتہدین سے جو قائل ہیں رفع کے

عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيَّ

امام عبد اللہ ابن مبارک اور امام شافعی

وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَمُحْيِي السُّنَّةِ

اور امام احمد اور امام اسحاق کو اور محی السنہ نے

الْأَوْزَاعِيَّ وَمَالِكًا وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ

امام اوزاعی اور امام مالک کو اور کہا محی السنہ نے

وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ فِيْ آخِرِ أَمْرِهٖ

اور یہ قول ہے امام مالک کا انکی اخیر عمر میں

قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اِلٰى اَنَّ رَفْعَ

کر گئی ہی عقل بعضے عالمونکی اس بات پر کہ ہاتھہ اٹھانا

الْاَیْدِیْ فِیْ صَلٰوةٍ فِیْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ

نماز میں اس مواضع مذکورہ میں

وَاجِبٌ کَمَا ذَکَرَهٗ صَاحِبُ الْفُتُوْحَاتِ

واجب ہی جیسا کہ ذکر کیا اسکا صاحب فتوحات نے

وَغَیْرُهٗ وَعِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

اور سوا اسکے اور بہت سے عالمون کے پاس

سُنَّةٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِیُّ قَالَ

سنت ہی کہا امام ابو عبد اللہ بخاری نے کہا

عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ حَقٌّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

علی بن مدنی نے لازم ہی مسلمانون پر

اَنْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَهُمْ بِحَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ

رفع یدین کرنا بسبب حدیث زہری کے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ وَغَیْرِهِمْ مِمَّا لَا یَسَعُهٗ

سالم سے عبد اللہ بن عمر سے اور سوا اسکے (ش ۲

ش ۲ یعنی سوا ان اصحاب اور تابعین اور مجتہدین کے کہ جنکے نام مذکور ہو چکے *

الْمَقَامُ ذِكْرَهُمْ وَقَدْ تَعَارَضَ

انہیں کہ گنجایش نہیں رکھتا یہ مقام اُنکے ذکر کی اور معارض ہیں

عَنْ بَعْضِهِمُ الْآثَارُ لٰكِنَّ الْمُعَارِضَاتِ

ہوئے ہیں اقوال اُنہی بعضوں کے ش ۲ لیکن معارضات

لَا تَقْوَى مِثْلَ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي

قوی نہیں جیسے یہ آثار مذکورہ رفع کے

ذَكَرْنَاهَا مَعَ اَنَّهُ لَا يُنَافِي الْمُدَّعٰى

باوجود اسکے کہ معارضات رفع یدین کے ہمارے دعٰی کے

كَمَا سَلَفَ وَقَالَ ابْنُ الْحَاجِبِ

خلاف نہیں جیسا کہ گذر چکا یہ مضمون اور کہا ابن حاجب

فِي مُخْتَصَرِهِ فِي الْفِقْهِ لَا اَعْرِفُ

اپنی مختصر میں جو کتاب فقہ کی ہے میں نہیں پہچانتا

رَفَعَ الْيَدَيْنِ وَقِيْلَ سُنَّةٌ لٰكِنْ

رفع یدین کو اور دوسروں نے کہا ہے کہ سنت ہے لیکن

قَوِيٌّ رِوَايَةً كَوْنَهُ سُنَّةً بِقَوْلِ

قوی ہے روایت اُسکے سنت ہونے کی قول سے

ش ۲ یعنے اقوال بعض صحابہ اور تابعین اور مجتہدین کے مخالف بھی آئے ہیں ان صحابہ اور تابعین اور مجتہدین کے جو قائل ہیں رفع یدین کے *

مُحْيِي السُّنَّةِ اَنَّ مَالِكًا فِي آخِرِ اَمْرِهٖ

محی السنہ کے کہ امام مالک اپنی اخیر عمر میں

ذَهَبَ اِلٰى سُنِّيَّتِهٖ كَمَا يَدُلُّ

قائل ہوئے ہیں رفع یدین کے سنت ہونیکے جیسا کہ دلالت کرتی ہے

عَلَيْهِ حَدِيْثُ الْمُوَطَّا وَالْمَقَامُ السَّابِعُ اَنَّ

اسپر حدیث موطا مالک کی اور ساتھواں مقام یہ کہ

الْاِدَامَةَ عَلَى السُّنَّةِ الْغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ

دوام کرنا سنت غیر موکدہ پر

مَمْدُوْحَةٌ يُثَابُ بِهَا لِاِجْمَاعِ السَّلَفِ

اچھی بات ہی ثواب پایگا اس میں واسطے اگلے اور پچھلونکے

وَالْخَلَفِ عَلٰى اَنَّ الْمُدِيْمَ عَلٰى صَلٰوةِ

اجماع کے اس بات پر کہ ہمیشگی کرنے والا

الضُّحٰى مَثَلًا وَالْاِشْرَاقِ وَاَرْبَعِ

چاشت کی نماز پر مثلا اور اشراق کی نماز اور عصر کے

قَبْلَ الْعَصْرِ وَقِرَاءَةِ الطِّوَالِ

پہلے کی چار رکعت پر اور طوال مفصل جو سورتیں

مِنَ الْمُفَصَّلِ اَفْضَلُ مِنْ تَارِكِهَا مَعَ

ہیں انکے پڑھنیوالے بہتر ہیں تارک سے اور سنت کے

اَنَّهَا غَيْرُ مُؤَكَّدَةٍ وَهٰذَا الْمَطْلَبُ

باوجود اسکے کہ یہ سب غیر موکدہ ہیں اور یہہ مضمون

اَظْهَرُ مِنْ اَنْ يُشْتَغَلَ بِاِثْبَاتِهِ

اتنا ظاہر ہے کہ اسکے ثابت کرنے میں مشغول ہونا ضرور نہیں

وَالْمَقَامُ الثَّانِيْ اَنَّ تَارِكَ السُّنَّةِ

اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ سنت

الْغَيْرِ الْمُؤَكَّدَةِ غَيْرُ مُلَامٍ وَهُوَ اَيْضًا

غیر موکدہ کا تارک ملامت نہیں کیا جاتا اور یہہ بات بھی

بِالْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ تِلْكَ السُّنَنِ

اجماع سے ہے اسپر کہ تارک ان سنتوں کا سزاوار

غَيْرُ مُلَامٍ وَمَا يَتَوَهَّمُ مِنْ اَنَّ عَدَمَ الرَّفْعِ

ملامت کا نہیں اور جو وہم کرتے ہیں کہ عدم رفع بھی تو

اَيْضًا سُنَّةٌ فَيُثَابُ تَارِكُ الرَّفْعِ اَيْضًا

سنت ہے بھو ثواب پاوے گا تارک رفع بھی

ش ۲ سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک طوال مفصل کہتے ہیں

فَقَدْ مَرَّ ذِكْرُهُ فِي اَوَّلِ الْكَلَامِ اِلَّا اَنْ
سو گذر چکا ذکر جس کا شروع کتاب کے میں مگر

يُرَادَ بِالسُّنَّةِ الطَّرِيقَةُ الْمَسْلُوكَةُ فِي عَهْدِ
یہ کہ ارادہ کیا جاوے سنت سے یہی طریقہ جو برتا گیا

النَّبِيِّ صلعم فَمَعْنَى كَوْنِ الْعَدَمِ
نبی صلعم کے زمانے میں سو معنے عدم کے

سُنَّةً مَعَ كَوْنِ الْفِعْلِ سُنَّةً اَنَّهُ صلعم
سنت ہونے کے باوجود فعل کے سنت ہونے کے یہ ہیں کہ آنحضرت صلعم

كَانَ يَكْتَفِي بِعَدَمِهِ اَيْضًا وَلَا شَكَّ اَنَّ
بس کرتے تھے عدم رفع پر بھی اور کچھ شک نہیں

مِثْلَ هٰذِهِ السُّنَّةِ لَا يُثَابُ فَاعِلُهُ فَاِنَّ
کہ ایسی سنتوں کا فاعل ثواب نہیں پاتا کیونکہ

مُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اِنَّمَا
دو رکعت پڑھنے والا بعد جمعہ کے بس

يُثَابُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ صَلَّاهُمَا
ثواب پاوے گا دو رکعت کا جو پڑھے

لَا عَلٰی تَرْكِ الْاٰخَرِیْنِ

نہ کہ ثواب پاوے کا دو رکعت کے چھوڑنے سے ۔

نَعَمْ یَکْفِیْهِ فِی اِتِّبَاعِ النَّبِیِّ صلعم

ہاں بسر کرتے ہیں اسکو تابعداری میں نبی صلعم کی

تِلْكَ الرَّکْعَتَانِ وَمُصَلِّی الْاَرْبَعَةِ

وہ دو رکعت اور چار رکعت پڑھنے والا

فَثَوَابُهٗ اَکْمَلُ مِنْ ثَوَابِ الْاَوَّلِ الْمَقَامُ

سو اسکا ثواب بہت ہی دو اولکے ثواب سے نواں مقام

التَّاسِعُ فِیْ دَفْعِ الْاِعْتِرَاضَاتِ

دور کرنے میں ہی ان اعتراضوں کے

الْوَارِدَةِ عَلَی الرَّافِعِیْنَ الْاِعْتِرَاضَاتُ

جو آتے ہیں رفع یدین کرنے والوں پر اعتراض

الْوَارِدَةُ عَلَیْهِمْ اِمَّا اُوْرِدَتْ عَلَیْهِمْ

کہ آتے ہیں ان لوگوں پر یا تو علی العموم وارد ہیں

عُمُوْمًا اَیْ عَلٰی کُلِّ رَافِعٍ اَوْ خُصُوْصًا

یعنی ہر رفع یدین کرنیوالے پر یا علی الخصوص

أَيْ عَلَى الْحَنَفِيَّةِ مِنْهُمْ أَعْنِي الَّذِيْنَ

یعنے حنفی مذہب کے لوگوں پر اُتماسن سبب یعنے انلوگوں پر

يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ وَهُمْ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ

کہ اُٹھاتے ہیں اپنے ہاتھ اور وہ مذہب حنفی کے موافق عمل کرتے ہیں

فِيْ أَكْثَرِ الْأَفْعَالِ فَالْأَوَّلُ قَالُوْا

بہت سے کاموں میں پھر پہلے اعتراضات میں یہہ ہیں کہ کہا ہی

شق ۲ یعنے اعتراضات علی العموم سبھی ہاتھ اُٹھانے والوں پر*

أَقْوَى الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ اسْتَدَلَّ بِهَا

جتنی روایتیں کہ دلیل پکڑتے ہیں

الرَّافِعُوْنَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ

رفع یدین کرنیوالے سب سے قوی ہی حدیث زہری کی

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَمَا سَلَفَ فِيْ

سالم سے ابن عمر سے جیسا کہ گذر چکا یہہ مضمون

قَوْلِ ابْنِ الْمَدِيْنِيِّ حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

قول میں امام مدینی کے لازم ہی مسلمانوں پر

أَنْ يَرْفَعُوْا أَيْدِيَهُمْ لِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

رفع یدین کرنا زہری کی حدیث کے واسطے

وَقَدْ قَالَ مُجَاهِدٌ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ ابْنِ عُمَرَ

اور مجاہد نے کہا ہے کہ میں نے نماز پڑھی ابن عمر کے ساتھ

فَلَمْ يَرْفَعْ اَيِ ابْنُ عُمَرَ يَدَيْهِ اِلَّا اَوَّلَ مَرَّةٍ

سو نہ اٹھایا یعنے ابن عمر نے اپنے ہاتھ سوا پہلی بار کے

وَقَدْ تَقَرَّرَ اَنَّ صَحَابِيًّا اِذَا رَوٰى

اور مقرر ہو چکا ہے کہ صحابی جب روایت کرے

حَدِيْثًا وَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ سَقَطَ الْحَدِيْثُ

کسی حدیث کو اور خود عمل نکرے اسپر تو ساقط ہوتی ہی حدیث

مِنَ الْحُجَّةِ فَنُجِيْبُهُمْ اَنَّهٗ اِنَّمَا

حجت ہونے سے سو ہم جواب دیتے ہیں کہ قول مجاہد کا

يَنْتَهِضُ عَلَيْنَا لَوْ قُلْنَا

اس صورت میں حجت ہو سکتا ہمپر کہ ہم قائل ہوتے اسبات کے

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوٰى وُجُوْبَ الرَّفْعِ

کہ ابن عمر نے روایت کیا رفع یدین کے واجب ہونیکو

وَنَحْنُ لَا نَقُوْلُ بِهٖ لِاَنَّ مُجَاهِدًا

اور ہم قائل وجوب کے نہیں ہیں اس لئے کہ مجاہد نے ۔

إِنَّمَا حَكَى فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ وَلَا

تو بس حکایت کیا ابن عمر کے فعل کو اور فعل کو

عُمُوْمَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ اِنَّهٗ كَانَ

عموم نہیں کیونکہ مجاہد نے نہیں کہا ابن عمر رفع یدین

لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اَبَدًا بَلْ اِنَّمَا حَكَى صَلٰوةً

نہ کرتا ہمیشہ بلکہ حکایت کیا کسی خاص نماز کو

مَخْصُوْصَةً عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ سَبَقَ حَدِيْثُ

علاوہ اس پر یہ کہ اوپر گذر چکی حدیث

سَالِمٍ وَنَافِعٍ اَنَّهٗ صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ

سالم کی اور نافع کی کہ نماز پڑھی ابن عمر نے

فَرَفَعَ يَدَيْهِ اهـ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ

پھر رفع یدین کیا آخر تک اور وہ حدیث مشہور ہے

فَاِذَا اجْتَمَعْنَا كِلَا الْاَثَرَيْنِ

پھر جب جمع کریں ہم مجاہد کے قول کو اور سالم و نافع

حَصَلَ مَطْلُوْبُنَا وَهُوَ اَنَّهٗ رَفَعَ مَرَّةً

کے قول کو تو حاصل ہوگا مقصود ہمارا کہ ابن عمر نے کبھی

وَتَرَكَ اُخْرٰى فَصَارَ دَلِيْلُكُمْ حُجَّةً لَنَا
رفع یدین کیا اور کبھی نہ کیا سو ہوئی تمھاری دلیل ہماری دلیل
لَا عَلَيْنَا وَقَالُوْا اَيْضًا اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ
نہ ہم پر اور یہ بھی کہا ہے کہ رفع یدین مشہور
مَشْهُوْرًا فِيْ قَرْنِ الصَّحَابَةِ وَكَانَ
تھا زمانے میں صحابہ کے اور نہ کرتے
لَا يَفْعَلُ اَكْثَرُهُمْ بَلْ اِنَّمَا يَفْعَلُهٗ
تھے اکثر صحابہ بلکہ بعضے کرتے تھے
بَعْضُهُمْ اَحْيَانًا عَلٰى مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ
کبھی کبھی بنا اسکے کہ دلالت کرتا ہے اس بات پر
مَيْمُوْنٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ رَاَيْتُ ابْنَ
میمون مکی کا کہنا ابن عباس کو میں نے دیکھا ابن
الزُّبَيْرِ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ اَرَ اَحَدًا يُصَلِّيْهَا
زبیر کو ایسی نماز پڑھتے کہ نہ دیکھا کسی کو پڑھتے
وَلَوْ كَانَ هٰذِهِ السُّنَّةُ غَيْرَ مَنْسُوْخَةٍ
اور اگر ہوتا رفع یدین سنت غیر منسوخہ

لَا اسْتِبْعَادَ اَنْ يَتْرُكَهَا الْاَكْثَرُوْنَ

تو دوری عقل سے رفع یدین چھوڑ دینا اکثر لوگوں کا

فَنُجِيْبُهُمْ بِمَنْعِ لُزُوْمِ ذٰلِكَ مِنْ

جواب ہم دیتے ہیں کہ لازم نہیں آتا ممنوع ہونا

عَدَمِ رُؤْيَةِ مَيْمُوْنٍ اَحَدًا يَفْعَلُهَا

نہ دیکھنے سے میمون کے کسیکو رفع یدین کرتے ہوئے

لِاَنَّ مَيْمُوْنًا لَمْ يَرَ صُحْبَةَ الْكِبَارِ

کیونکہ میمون نے نہیں دیکھا صحبۃ اصحاب کبار کی

الصَّحَابَةِ وَلَمْ يَثْبُتْ رِوَايَتُهُ عَنْهُمْ

اور ثابت نہوا روایت کرنا میمون کا انسے

غَايَةُ مَا فِي الْبَابِ اَنَّهُ يَثْبُتُ

نہایت درجہ یہی کہ قول سے میمون کے ثابت ہوگا

غَرَابَةُ هٰذَا الْفِعْلِ فِيْ قَرْنِ التَّابِعِيْنَ

نادر ہوجانا رفع یدین کا زمانے میں تابعین کے

وَلَا اسْتِبْعَادَ فِيْ خِفَاءِ سُنَّةٍ

اور عقل سے کچھ دور نہیں ہی چھوٹ جانا کسی سنت کا

فِيهِ كَمَا خَفِيَ التَّكْبِيرُ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ

اسنے میں تابعین کے جیسا چھپ گیا تھا اللہ اکبر کہنا ہر خفض

وَرَفْعٍ فِي الصَّلٰوةِ فِي هٰذَا الْقَرْنِ

اور رفع کے وقت نماز میں (ش ۲) جو اب یہ عمل ہی اس زمانے میں

كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ

جیسا کہ دلالت کرتی ہی اس بات پر جو حدیث کہ بخاری نے نکالا

عَنْ عِكْرِمَةَ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ مَيْمُونٍ

عکرمہ سے اور وہ میمون سے بڑا عالم ہی

أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ حِينَ رَأَى

کہ عکرمہ نے کہا ابن عباس کو جب دیکھا اسنے

رَجُلًا يُصَلِّي وَيُكَبِّرُ ثَلٰثَةً وَعِشْرِينَ

ایک مرد کو نماز پڑھتے اور اللہ اکبر کہتے تئیس بار

تَكْبِيرَةً إِنَّهُ أَحْمَقُ عَلَى أَنَّ هٰذَا

بیشک وہ شخص احمق ہی علاوہ

الْقَوْلَ اسْتَأْنَسَ مِنْ كَلَامِ مَيْمُونٍ

یہہ کہ یہہ بات (ش ۳) پیدا ہوئی کلام سے میمون کے

ش ۲ یعنی تابعین کے زمانے میں *

ش ۳ یعنی رفع یدین کم کرنا زمانے میں تابعین کے *

وَهُوَ يُعَارِضُ الرِّوَايَاتِ الْمَذْكُورَةَ

اور وہ مخالف ہیں اُن روایتوں سے جو مذکور ہو چکیں

الصَّرِيْحَةَ الدَّالَّةَ عَلَى اتِّفَاقِ جَمْعٍ

صاف دلالت کرتی ہیں اتفاق پر جماعت

كَثِيرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَجَمٍّ غَفِيرٍ مِنَ

کثیر کے صحابہ سے اور اتفاق پر بہت

التَّابِعِيْنَ عَلَيْهِ وَقَالُوا أَيْضًا إِنَّ

تابعین کے رفع یدین کرنے پر اور یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ

ابْنَ مَسْعُودٍ مَعَ وُسْعَةِ عِلْمِهِ وَعُلُوِّ قَدْرِهِ

ابن مسعود باوجود اتنے بڑے علم اور اتنے بلند مرتبہ کے

وَدَوَامِ صُحْبَتِهِ مَعَ النَّبِيِّ صلعم

اور باوجود ہمیشہ حضرت کی صحبت پانے

وَكَثْرَةِ اجْتِهَادِهِ كَانَ مُنْكِرًا

اور باوجود کثرت اجتہاد کے قائل نہ تھے رفع یدین کے

لِسُنِّيَّتِهِ وَكَذَا يُحْكَى عَنْ عَلِيٍّ

سنت ہونیکے اور اسی طور سے روایت ہے علی سے

فَلَوْ كَانَ غَيْرَ مَنْسُوخٍ كَيْفَ تَرَكَهُ

پھر اگر منسوخ نہ ہو یا رفع یدین کرنا تو کسطرح چھوڑتا اسکو

مِثْلُ هٰذَيْنِ الصَّحَابِيَّيْنِ فَنُجِيبُهُمْ

ایسے دو صحابی ش ۲ سو جواب دیتے ہیں ہم اس طور سے

اَنَّ مَا يُحْكٰى عَنْ عَلِيٍّ فَلَمْ يَصِحَّ بَلْ

کہ جو روایت ہے علی سے ش ۳ سو صحیح نہیں بلکہ

قَدْ صَحَّ خِلَافُهُ كَمَا بَيَّنَّاسَابِقًا وَاَمَّا

خلاف اسکے صحیح ہی جیسا کہ اس تقریر کو اوپر بیان کردیا اور

اِبْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَمْ يَصِحَّ رِوَايَةُ

رہے عبد اللہ ابن مسعود سو نہیں صحت کو پہنچی روایت

اِنْكَارِهِ عَنْهُ بَلْ اِنَّمَا صَحَّ تَرْكُهُ

رفع یدین کے انکار کی انسے بھی بلکہ بس صحیح ہی ترک کرنا انکا

وَهُوَ لَا يُنَافِي مَطْلُوْبَنَا وَعَلٰى

اور انکا ترک کرنا منافی نہیں ہمارے مطلوبکو اور جس

تَقْدِيْرِ التَّسْلِيْمِ فَقَدْ

تقدیر پر کہ ہم مسلم بھی رکھیں انکے انکار کو کیونکہ ش ۴

ش ۲ یعنی ابن مسعود اور علی

ش ۳ یعنی عدم رفع کے باب میں

ش ۴ یعنی تو بھی قباحت نہیں *

خَفِي عَلَى الْاَجِلَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ

چھپ رہیں بڑے جلیل جلیل اصحاب پر

اَشْيَاءُ كَثِيرَةٌ قَدْ خَفِي عَلَى ابْنِ

بہت سی چیزیں بیشک چھپ رہا ابن

مَسْعُودٍ الْاَخْذُ بِالرُّكْبَةِ عَلٰى مَاسَلَفَ

مسعود پر گھٹنا پکڑنا رکوع میں جیسا کہ گذر چکا

وَخَفِي عَلٰى عَلِيٍّ اَيْضًا حُرْمَةُ بَيْعِ اُمَّهَاتِ

اور چھپ رہا علی پر بھی حرام ہونا اولاد والی

الْاَوْلَادِ وَعَلٰى عُمَرَ تَطْهِيرُ

لونڈیوں کے بیچنے کا (ش۲) اور مخفی رہا عمر پر مسئلہ جنابت

الْمُتَيَمِّمِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَمِثْلُ هٰذَا كَثِيرٌ

سے پاک ہونے کا تیمم کرکے اور ایسے مسائل بہت ہیں

عَلٰى اَنَّهُ قَدْ سَبَقَ اِتِّفَاقُ اَكْثَرِ

علاوہ اس کے کہ گذر چکا بیان اکثر اصحاب

الْكِبَارِ عَلَيْهِ كَاَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ

کبار کے اتفاق کا رفع پر جیسے ابی بکر اور ابن عمر

ش ۲ ام ولد اس لونڈی کو کہتے ہیں کہ اپنے مالک کے نطفے سے بچہ جنے *

وَجَابِرٍ وَغَيْرِهِمْ وَهٰكَذَا مِنَ التَّابِعِيْنَ

اور جابر اور سوا انکے اور اسی طور اتفاق تابعین کا

وَقَالُوْا اَيْضًا اِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابَهٗ وَ

اور یہہ بھی اعتراض کیا ہی کہ ابوحنیفہ اور انکے شاگرد

وَالثَّوْرِيّ وَابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى

اور سفیان ثوری اور ابن ابی لیلی

وَاِبْرَاهِيْمَ مَعَ وُسْعَةِ عِلْمِهِمْ

اور ابراہیم نخعی باوجود اسکے بہت علم رکھیکے

وَتَفَحُّصِهِمُ الرِّوَايَاتِ سِيَّمَا

اور باوجود انکی جست وجو کے روایتوں میں خصوصا

الثَّوْرِيُّ فَاِنَّهٗ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ

سفیان توری کہ وہ فن حدیث کے اماموں سے ہی

لَمْ يَقُوْلُوْا بِهٖ فَكَيْفَ تَحَكُّمْ

قایل نہ ہوئے رفع یدین کی حدیث کے اب کیسا کوئی حکم کرسکتا ہی

بِشُهْرَتِهَا فَنُجِيْبُهُمْ اَنَّهٗ

اسکے مشہور ہونیکا سو جواب دیتے ہیں ہم

رُبَّ عَالِمٍ وَسِيعِ الْعِلْمِ خَفِی

بہت سے عالم خوب سا علم رکھتے ہوئے چھپ رہا

عَلَيْهِ مَسْئَلَةٌ يَتَّفِقُ عَلَيْهَا وَيَكُون

انپر ایسا مسئلہ کہ جسپر اتفاق ہی اور ہوتا ہی

مَشْهُورَةً قَبْلَهُ فَإِنَّ مَالِكًا مَعَ كَوْنِهِ

مشہور انکے پہلے زمانے میں پھر امام مالک باوجودیکہ

أَعْلَمَ مِنَ الثَّوْرِيِّ عَلَى مَا يَشْهَدُ بِهِ

بڑے عالم تھے ثوری سے بھی بنا بر گواہی دینے

أَقْوَالُ الْفُقَهَاءِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْهِ

اقوال فقہا کے اس امر پر مخفی رہا انپر مسئلہ

وَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْأُخْرَى فِي الصَّلٰوةِ

ہاتھہ رکھنے کا دوسرے ہاتھہ پہ نماز میں

وَيُحْكَى أَنَّهُ حَكَمَ بِالْإِرْسَالِ

اور روایت ہی کہ امام مالک نے حکم کیا ہاتھہ چھوڑنے کا

مَعَ أَنَّهُ كَانَ مَشْهُورًا

باوجود اسکے کہ یہ مسئلہ مشہور تھا

فِی الْقَرْنِ الْاَوَّلِ وَاتَّفَقَ عَلَیْهِ اَکْثَرُ
پہلے زمانے میں اور اتفاق کیا ہی اسپر اکثر
اَلْعُلَمَاءِ فِی الْقُرُوْنِ الْاٰخِرِ وَقَالُوْا اَیْضًا
عالموں نے پچھلے زمانے میں اور یہہ بھی کہتے ہیں
اِنَّ هٰذَا الْفِعْلَ فِیْ هٰذِهِ الْبِلَادِ تَشْبِیْهٌ
کہ رفع یدین ان شہروں میں مشابہت ہی
بِالرَّوَافِضِ حَیْثُ تَرَکَ
رافضیوں سے اس لئے کہ ترک کیا ہی
شُیُوْعُ مَذْهَبِ الْحَنَفِیَّةِ فَلَمْ یَبْقَ
جماعتوں نے حنفی مذہب کی سو باقی نہ رہا
فَاعِلُوْهُ غَیْرُ الشِّیْعَةِ وَقَدْ قَالَ
کوئی کرنیوالا سواے شیعوں کے اور فرمایا
النَّبِیُّ صلعم اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ
نبی صلعم نے بچتے رہو جگھونسے تہمتوں کی (ش ۲
قُلْنَا هٰذَا مِنْ قُصُوْرِکُمْ حَیْثُ
ہم کہتے ہیں کہ یہہ تمہارا قصور ہی جو تمنے

ش ۲ یعنی ایسا کام نہ کرو کہ اس سے کوئی بری تہمت تمکو لگے ❀

تَرَكْتُمُوهُ فَصَارَ شِعَارَ الَّهُمْ

رفع یدین اس حد پر ترک کیا کہ ہو گیا نشانی روافض کی

فَعَلَيْكُمْ بِالْاِتِّفَاقِ عَلٰى فِعْلِهٖ

سو تمکو چاہئے کہ اتفاق کرو رفع یدین کرنے پر

لِئَلَّا يَبْقٰى مُخْتَصًّا بِهٖ وَتَرْكُ السُّنَّةِ

تاکہ نہ رہے خاص روافض کا فعل اور سنت کا ترک کرنا

لِلتَّحَرُّزِ عَنِ التَّشْبِيْهِ بِالْفِرَقِ

گمراہ فرقوں کی مشابہت سے بچنیکو

الضَّالَّةِ غَيْرُ مَشْرُوْعٍ كَمَا اَخْرَجَ

شرع کی بات نہین جیسا کہ نکالا ہی

التِّرْمِذِيُّ فِيْ شَمَائِلِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترمذی نے اپنی کتاب شمائل مین بیشک رسول اللہ

صلعم كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ

صلعم نیچے چھوڑ دیتے تھے بال اپنے اور مشرک لوگ دستور تھا

يَفْرُقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ

کہ چیر دیتے تھے اپنے سروں کے بال بیچ سے اور دوست

مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْ

رکھتے تھے حضرت اہل کتاب کی موافقت کو اس جگہ کہ کچھ حکم

مَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ

نہوتا حضرت کو اس میں پھر چیر دیئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم رَأْسَهُ وَرُوِيَ

رسول اللہ صلعم نے اپنے سر کے بال اور روایت کیا کسی نے

غَيْرُهُ أَنَّهُ فَرَقَ

سوائے ترمذی کے کہ حضرت نے چیر دیا سر کے بال

لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّ التَّفْرِيْقَ

اسواسطےکہ معلوم کیا تھا سر کے بال چیر دینا

مِنْ سُنَنِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَدْ أَحَبَّ

سنتوں سے ابراہیم کی ہی سو دوست رکھا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم تَشْبِيْهَ أَهْلِ الْكِتَابِ

رسول اللہ صلعم نے مشابہت کو اہل کتاب کی

مَعَ كَوْنِهِمْ كُفَّارًا فِيْ مَا يُظَنُّ كَوْنُهُ

باوجود انکے کافر ہونگے اس چیز میں کہ خیال کیا تھا اسکے

مش ۲ یعنی پہلی بار جو بدل کرتے تھے*

مِنْ سُنَنِ الْاَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ

ہونے کا اگلے نبیوں کے سنتوں سے ش ۲

مَعَ اَنَّهُ لَمْ يُؤْمَرْ بِتَقْلِيْدِهِمْ فِيْ جَمِيْعِ

باوجود اسکے کہ حکم نہ تھا حضرت کو اگلے نبیوں کی تقلید کا سب

الْاَفْعَالِ فَكَيْفَ بِالسُّنَّةِ الَّتِيْ

کاموں میں سو کیا چھوڑتے ہیں ہم اس سنت کو معلوم

عُلِمَتْ سُنِّيَّتُهَا لِنَبِيِّنَا صلعم

ہو چکا اسکا ہونا ہمارے نبی صلعم کی سنت

فِيْ حَقِّنَا مَعَ اَنَّا لَا نَتَحَرّٰى تَشْبِيْهَ

ہمارے حق میں باوجود اسکے کہ ہمکو قصد بھی نہیں

الْفِرَقِ الضَّالَّةِ بَلِ اتُّفِقَتِ الْمُوَافَقَةُ

گمراہ فرقوں کی مشابہت کا بلکہ اتفاقی موافقت ہی

ثُمَّ اِنَّهُ صلعم تَرَكَ مُوَافَقَتَهُمْ

پھر آنحضرت صلعم نے ترک کیا موافقت کو اہل کتاب کی ش ۳

وَوَافَقَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَ اَنَّهُمْ اَسْوَءُ

اور موافقت کی مشرکوں سے باوجودیکہ یہ لوگ

ش ۲ انکے حضرت کو پہلے خیال ہوا تھا کہ فعل اہل کتاب کا جو بال نہ چیرنا تھا شاید سنت ہوگی کسی نبی کی *

ش ۳ اپنے بالوں کو نہ چیر کر پیچھے چھوڑ دینا *

حَالًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمَّا عَلِمَ

بہت برا حال رکھنے ہیں اہل کتاب سے جب معلوم کیا

كَوْنَ التَّفْرِيْقِ مِنْ سُنَنِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ

ہونیکو تفریق کے سنتوں سے ابراہیم کی اور کہا

بَعْضُ الْقَاصِرِيْنَ مِنْهُمْ اِنَّهُ نُسِخَ

بعضے ناسمجھوں نے انمیں سے کہ رفع یدین منسوخ ہے

بِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ

قول سے اللہ تعالی کے جو یہ ہی کھڑے رہو اللہ کے

قَانِتِيْنَ اَيْ بِالتَّسْكِيْنِ وَالسُّكُوْتِ

روبرو ادب سے یعنے تسکین اور سکوت کے ساتھ

وَالْحَرَكَةُ خِلَافُ التَّسْكِيْنِ فَلَا يُفْعَلُ

اور حرکت خلاف ہی التسکین کے سو نہ کی جاوے

شَيْءٌ مِنَ الْحَرَكَاتِ اِلَّا مَا اشْتَهَرَ ثُبُوْتُهُ

کوئی حرکت میں سے مگر جو حرکت کہ مشہور ہے ثبوت اسکا

هٰذَا وَاِنْ كَانَ لَا يَلِيْقُ لِلْجَوَابِ لٰكِنَّا

یہہ قول اگرچہ لایق جواب کے نہیں ولیکن اسکے بھی

تَعَرَّضْنَا لَهُ قَضَاءً لِحَقِّ الْمَقَامِ

جواب کی طرف متوجہ ہوئے ہم پورا کرنیکو حق اس مقام کا

فَنَقُوْلُ اَوَّلاً هٰذَا اَيْضًا مِمَّا اشْتَهَرَ

سو ہم کہتے ہیں۔ پہلا جواب یہ کہ یہ بھی مشہور حرکتوں سے ہی

وَثَانِيًا اَنَّ الْقُنُوْتَ هُوَ تَرْكُ

اور دوسرا جواب یہہ کہ معنے قنوت کے عادت کی

الْحَرَكَاتِ الْعَادِيَّةِ لَا الْعِبَادَةِ وَاِلَّا

حرکتوں کا ترک کرنا ہی نہ عبادت کا ترک کرنا (ص ۲ یعنی) تو ص ۲ اگرچہ مشہور نہو

يَلْزَمُ اَنْ لَا يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ بِدَعْوَةٍ غَيْرِ

لازم آویگا دعا نکرنا نماز میں غیر

مَشْهُوْرَةٍ وَهُوَ بَاطِلٌ اِجْمَاعًا

مشہور الفاظ سے دعا کے اور یہہ بات باطل ہی اجماع سے

وَاَمَّا الثَّانِي اَيْ مَا يُوْرَدُ عَلَى

اور جو دوسری صورت میں ہے وہ اعتراضات کہ آتے ہیں

الرَّافِعِيْنَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ فَهُوَ

رفع یدین کرنیوالوں پر حنفی لوگوں سے سو یہہ ہی

أَنَّهُمْ قَالُوا الرَّافِعُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ

کہ کہتے ہیں رفع یدین کرنیوالا ش۲ دو حال سے خالی نہیں

مُجْتَهِدًا أَوْ مُقَلِّدًا فَعَلَى الْأَوَّلِ

مجتہد ہوگا یا مقلد سو بر تقدیر مجتہد ہونے کے

لَا يَكُونُ حَنَفِيًّا وَيَكُونُ مُحْتَرِمًا

حنفی نہ رہیگا اور ہوگا دوسرا مذہب

لِمَذْهَبٍ آخَرَ غَيْرِ الْأَرْبَعَةِ فَإِنَّهُ

رکھنے والا سوا چاروں مذہب کے اس لئے کہ وہ

يَرْفَعُ وَالْحَنَفِيَّةُ يَمْنَعُونَ

رفع یدین کرتاہی اور حنفی لوگ رفع یدین کو منع کرتے ہیں

وَلَا يَقْنُتُ مَثَلًا وَغَيْرُ الْحَنَفِيَّةِ

اور مثلاً وہ قنوت ش۳ نہیں پڑھتا اور سوا حنفی مذہب کے

يَمْنَعُونَ عَدَمَ الْقُنُوتِ فَهَذَا

اور مذہب والے قنوت پڑھتے ہیں سو یہ

الْمَجْمُوعُ أَيِ الرَّفْعُ وَتَرْكُ الْقُنُوتِ

مجموعہ ملکر یعنی رفع کرنا اور قنوت چھوڑنا

ش ۲ یعنی حنفی ہوکر جو رفع یدین کریگا۔

ش ۳ یعنی صبح کی نماز میں *

لَمْ يَذْهَبْ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنَ الْاَرْبَعَةِ

کسی کا مذہب نہیں ان چاروں سے

فَيَكُوْنُ خَارِقًا لِلْاِجْمَاعِ الْمُرَكَّبِ وَاَيْضًا

تو ہوگا مخالف اجماع مرکب کا (ش ۲ اور

الْمُجْتَهِدُ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ اَعَزُّ مِنَ

مجتہد ہونا بھی تو اس زمانے میں زیادہ کمیاب ہے

الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ فَمُدَّعِيْهِ كَاذِبٌ ظَاهِرًا

سرخ گندھک سے سو دعوا کرنیوالا اجتہاد کا صاف جھوٹا ہے

وَعَلَى الثَّانِيْ يَلْزَمُ

اور دوسری تقدیر پر (ش ۳ لازم آتا ہے

رُجُوْعُ الْمُقَلِّدِ عَنْ قَوْلِ مَنْ قَلَّدَهٗ

پھرجانا مقلد کا بات سے اپنے امام کی

وَهُوَ اَيْضًا خِلَافُ الْاِجْمَاعِ كَمَا قَالَ فِيْ

اور یہہ بھی خلاف اجماع کا ہے جیسا کہا کتاب

الْمُسَلَّمِ لَا يَرْجِعُ الْمُقَلِّدُ عَمَّا عَمِلَ

مسلم میں (ش ۴ اتفاق ہے علما کا کہ نہ پھر جاوے مقلد

ش ۲ اجماع مرکب اتفاق کو مذہب مختلفہ کے کسی بات کے امر یا نہی پر کہتے ہیں *

ش ۳ یعنے جو مقلد ہوکر رجوع بدین کرے *

ش ۴ یعنے مسلم الثبوت اور وہ کتاب ہے حنفی مذہب کے اصول فقہ کی *

بِهِ اِتِّفَاقًا وَقُلْنَا

اپنے امام کی بات سے جسپر عمل کر چکا اور ہم کہتے ہیں (ش ۲

لَا نُسَلِّمُ اَنَّهُ اِذَا كَانَ مُجْتَهِدًا

نہیں مانتے ہم اس بات کو کہ اگر کبھی مسئلے میں اجتہاد کرے

فِي مَسْئَلَةٍ لَمْ يَكُنْ حَنَفِيًّا فَاِنَّ كَثِيرًا

آدمی حنفی نہیں رہتا کیونکہ اکثر

مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ كَالصَّاحِبَيْنِ وَزُفَرَ

مجتہد لوگ جیسے امام محمد اور امام ابو یوسف اور امام زفر

وَالطَّحَاوِيِّ وَالْجَصَّاصِ وَغَيْرِهِمْ كَانُوا

اور امام طحاوی اور امام جصاص اور سوا انکے حنفی تھے

مِنَ الْحَنَفِيَّةِ مَعَ اَنَّ اِجْتِهَادَهُمْ اَظْهَرُ

باوجود اسکے کہ اجتہاد کرنا انکا آفتاب سے زیادہ

مِنَ الشَّمْسِ وَلَا نُسَلِّمُ اَيْضًا

روشن ہے اور یہ بھی قائل ماننے کے نہیں کہ

اَنَّ تَرْجِيحَ مُجْتَهِدٍ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ

ترجیح دینا مجتہد کا بعضے مسائل میں

ش ۲ یہاں سے جوابات ہیں اُن اعتراضوں کے جو حنفی مذہب لوگوں پر بسبب رفع یدین کرنیکے کرتے ہیں *

قَوْلَ مُجْتَہِدٍ وَفِي بَعْضِہَا قَوْلَ مُجْتَہِدٍ

ایک مجتہد کی بات کو اور بعضے مسائل میں دوسرے مجتہد کی

آخَرَ خَرْقَ الْاِجْمَاعِ بَلِ الْخَرْقُ لِلْاِجْمَاعِ

بات کو خلاف اجماع ہی بلکہ خلاف اجماع یہہ بات ہی

هُوَ اَنْ يَذْهَبَ اِلٰى قَوْلٍ فِي مَسْئَلَةٍ

کہ اختیار کرے ایک مسئلہ میں

وَاحِدَةٍ تُخَالِفُ لِاَقْوَالِ جَمِيْعِ مَنْ

ایسی بات کو کہ مخالف ہوے سبھی اگلون کی بات سے

سَلَفَ فَبِاَنْ تَعَدُّدَ الْمَسْئَلَتَيْنِ يَمْنَعُ

اس لئے کہ تعدد دو مسئلہ کا منع کرتا ہے

الْاِجْمَاعَ الْمُرَكَّبَ كَمَا هُوَمَذْكُوْرٌ

اجماع مرکب کو ش ۲ جیسا کہ یہہ بات مذکور ہے

فِيْ كُتُبِ الْقَوْمِ بَلِ التَّفْصِيْلُ

لوگون کی کتابون میں بلکہ تفصیل کرنا

فِيْ مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ مُشْتَمِلَةٍ عَلٰى

ایسے ایک مسئلے میں کہ جس میں کئی

ش ۲ یعنی جس بات پر چارون مذہب کا اتفاق ہو تو اجماع مرکب پایا جاےگا اور جہان خلاف ہوا اور دو مسئلے ہوئے اجماع مرکب کہان رہا *

شَرَائِطَ وَاَرْكَانٍ اخْتُلِفَ فِيهَا اِلٰى

شرطیں اور کئی رکن ہوں اختلاف ہوا ہے دو شرطوں

قَوْلَيْنِ فَاِثْبَاتُ شَرْطِيَّةِ

اور رکنوں میں دو قول کا ش۲ سو ثابت کرنا بعضی چیزوں کے

بَعْضٍ اَوْ رُكْنِيَّتِهِ مُوَافَقَةً

شرط ہونے یا رکن ہونے کا موافقت کرکے

بِقَوْلِ الْمُثْبِتِ وَنَفْيُ

ثابت کرنیوالے کی بات سے اور دور کرنا

بَعْضِهَا مُوَافَقَةً

بعضی چیزوں کی شرطیت یا رکنیت کا موافقت کرکے

بِقَوْلِ الثَّانِي لَيْسَ مِمَّا

دوسرے کی بات سے ش۳ نہیں ہی اس مسئلوں سے

اتُّفِقَ عَلٰى كَوْنِهٖ مُخَالِفًا لِلْاِجْمَاعِ

کہ اتفاق ہوا ہے کہ مخالف اجماع ہونے پر

كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِي الْمُسَلَّمِ وَفِيْ شَرْحِ

جیسا کہ یہ مذکور ہی کتاب مسلم اور کتاب شرح

ش۲ اپنے کوئی قائل ہوا ہے کے رکن ہونیکا اور کوئی قائل ہو اسکے شرط ہونیکا کہ جیسی تکبیر تحریمہ بعضے رکن نماز کہتے ہیں اور بعضے شرط کہتے ہیں یا کوئی قائل ہو کسی بات کی فرضیت کا اور کوئی قائل نہو *

ش۳ جیسے نماز کا مسئلہ کہ اسکے فرائض بعضے تیرہ اور بعضے چودہ اور بعضے پندرہ اور بعضے سولہ کہتے ہیں اسمیں سے بعضے فرائض کو شرائط اور بعضے کو ارکان کہتے ہیں اگر کوئی تفصیل کرے اس مسئلے میں اور کہے کہ رعایت ترتیب فرض ہی جیسا امام زفر نے کہا اور لفظ سلام

الْمُوَافِقَ نَعَمْ الْاِتْيَانُ بِفِعْلٍ
سو اقف میں مگر اٰن کرنا کسی فعل کا
مُشْتَمِلٍ عَلٰى مُنَافِيَاتِهٖ بِالْاِجْمَاعِ
جو شامل ہو مفسدات پر اسکے اجماع کی رو سے ش ۲
وَاِنِ اخْتُلِفَ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا
گرچہ خلاف ہو علما کا ایک ایک میں اُن جبروں کے
خَرْقُ الْاِجْمَاعِ وَاَمَّا قَوْلُهُمْ
یہ بات خلاف اجماع ہی اور جو وہ کہا کرتے ہیں
اَلْمُجْتَهِدُ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ
کہ مجتہد زیادہ کمیاب ہی سرخ گندک سے ش ۳
فَالْمُرَادُ بِهِ الْمُجْتَهِدُ الْمُطْلَقُ
سو مراد اسسے مجتہد مطلق ہی
وَاَمَّا الْمُجْتَهِدُ فِيْ مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ فَهُوَ
اور مجتہد کسی ایک مسئلے میں سو ایسا مجتہد کمیاب
لَيْسَ كَذٰلِكَ اِذْ لَا نَعْنِيْ بِهٖ اِلَّا
نہیں اس لئے کہ مراد ہماری مجتہد فی المسئلہ سے وہ شخص ہی

کو فرض کہے جیسا شافعی نے کہا اور خروج بصنعہ کو کہ قول سے امام ابو حنیفہ کے فرض ہی فرض نہ کہے اور علی ہذا القیاس تو بھی ایسی تفصیل کو خلاف اجماع نہ کہینگے *

ش ۲ مطلب جب نماز پڑھنا ایسے طور سے کہ وضو موافق شافعی کے کرے اور موافق حنفی کے مس ذکر کرے اور اسی طور جس باتسے کہ جواز مالکی اور حنبلی کی نہیں ہوتی وہ بھی کرلے اور ہیئت مجموعی نماز کی کسی مذہب کے موافق درست نہو ہر چند ہر ہر جزو کو اس نماز کے کوئی مفسد صلوۃ کہے اور کوئی نکہے تو ایسی نماز پڑھنا بالاجماع درست نہین *

مَنِ اطَّلَعَ عَلٰی جَمِیْعِ الدَّلَایِلِ الْمُتَعَلِّقَةِ

کہ اطلاع رکھے تمام دلیلوں پر جو علاقہ رکھتی ہیں

ش ٣ یعنی کمیاب ہے*

بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ مَعَ الْعِلْمِ بِطَرِیْقِ

اس مسئلۂ خاص سے ساتھ علم کے ش ٢ بطور

ش ٢ یعنی سے علم ہو*

دَلَالَةِ اللَّفْظِ عَلَی الْمَعْنَی اللُّغَوِیِّ

دلالت لفظ کے معنے لغوی

وَالشَّرْعِیِّ وَلَا نُرِیْدُ بِالْعِلْمِ

اور شرعی پر (ش ٣) اور نہیں مراد ہماری علم سے

ش ٣ یعنی لفظ مجتہد سے دلالت اسکی معنے اصطلاحی پر مراد نہیں بلکہ دلالت لفظ مجتہد کی اسکے لغوی اور شرعی معنے پر مراد ہے*

بِهَا الْعِلْمَ بِدَقَایِقِهَا مِثْلَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

اسکے علم اُس مسئلے کا ساتھ اسکی باریکیوں کے* مانند ابی حنیفہ

وَالشَّافِعِیِّ بَلْ بِقَدْرِ یَبْتَنِیْ عَلَیْهِ

اور شافعی کے بلکہ اتنا علم جو بنا کی جاوے اسپر

رُجْحَانُ الظَّنِّ فَهُوَ لَیْسَ بِغَرِیْبٍ بَلْ

ترجیح ظن کی ش ٤ سو اتنا علم کمیاب نہیں بلکہ ایسا علم

ش ٤ یعنی اتنے علم سے خیال میں ترجیح اس مسئلے کی آجاوے*

مِثْلُ هٰذَا یُوْجَدُ كَثِیْرًا فِیْ اَكْثَرِ

بہت آدمیوں میں پایا جاتا ہے بہت

الْاَزْمَانِ وَهُوَ يَكْفِيْ لِلْعَمَلِ وَتَرْكِ

زمانون مین اور اتنا ہی عام بس ہی عمل کرنیکو حدیث پر

التَّقْلِيْدِ فِيْ تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ وَلَا نُسَلِّمُ

اور تقلید ترک کرنیکو اس مسئلے مین اور یہہ بھی نہین مانتے

اَيْضًا اَنَّ عَمَلَ الْمُقَلِّدِ فِيْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ

ہم کہ عمل کرنا مقلد کا بعضے مسئلون مین

بِقَوْلِ مُجْتَهِدٍ وَفِيْ بَعْضٍ اٰخَرَ بِقَوْلِ

ایک مجتہد کے قول پر اور بعضے مسئلونمین دوسرے مجتہد

مُجْتَهِدٍ اٰخَرَ رُجُوْعٌ عَنْ قَوْلِ اِمَامِهٖ

کے قول پر پھر جانا ہی اپنے امام کی بات سے

اِذْ مَعْنَى الرُّجُوْعِ عَنْ قَوْلِ اِمَامِهٖ فِيْ

اس لئے کہ معنے امام کے قول سے پھر جانیکے کسی

فِعْلٍ هُوَ خِلَافُهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ

فعل مین خلاف کرنا اس امام سے ہی اسی فعل مین

بِالشَّخْصِ اَيْ اِبْطَالُهٗ بَعْدَ مَا عَمَلَ

بشخصہ (ش ۲) یعنے باطل کرنا اس فعل کا بعد کرنیکے

ش ۲ یعنے اگر خلاف کرے کسی فعل مین اپنے امام سے بشخصہ یعنے اسی فعل کو دہرا دی مثلاً جیسا کہ کسی نے ظہر کی نماز پڑھی بطور حنفیہ کے اگر رفع یدین کو عصر کے وقت شروع کرے تو ظہر کی نماز کہ پڑھی ہی اس نماز کو پھر دہرادے تو اسکو رجوع امام کے قول سے کہتے ہین اور یہہ بات بالاتفاق منع ہی اور اگر خلاف کرے کسی فعل مین اپنے امام سے بنوعہ یعنے مثلاً نوع نماز مین خلاف کرے پہلے رفع یدین نہ کرتا تھا اب کرنے لگا تو اسکو رجوع قول

وَاِنِ اصْطَلَحَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا

اور اگر کوئی اصطلاح مقرر کرے اسطور کے خلاف پر

بِالرُّجُوْعِ فَنَمْنَعُ الْاِجْمَاعَ عَلٰى مَنْعِهٖ

پھر جانبکی مش ۲ تو قبول نہ کرینگے ہم اجماع کو اس باتکے ناجائز ہونے

كَمَا سَنُبَيِّنُ هٰذَا وَقَدْ غَلَى

پر جیسا کہ بیان کرتے ہیں ہم اُسکو اور بہت زیادتی کی ہی

النَّاسُ فِى التَّقْلِيْدِ وَتَعَصَّبُوْا فِى

لوگون نے تقلید کے باب میں اور تعصب کیا ہی

اِلْتِزَامِ تَقْلِيْدِ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ حَتّٰى

لازم کرلینے میں اپنے پر ایک شخص معین کی تقلید کو یہانتک

مَنَعُوا الْاِجْتِهَادَ فِيْ مَسْئَلَةٍ وَمَنَعُوْا

کہ ایک مسئلے میں بھی اجتہاد کرنے کو موقوف کر دیا اور منع کردیا

تَقْلِيْدَ غَيْرِ اِمَامِهٖ فِيْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ

تقلید کو سوا اپنے امام کے بعضے مسئلو نمیں بھی

وَهٰذَا هِيَ الدَّاءُ الْعُضَالُ الَّتِيْ اَهْلَكَتْ

اور یہہ وہ سخت بیماری ہی جو ہلاک کر ڈالی

مش ۱ یعنی امام کے معین کہتے *

مش ۲ یعنے اگر کوئی نام رکھلے بوقت مین خلاف کرنیکا پھر نا جب امام کے قول سے *

الشِّيعَةَ فَهٰؤُلَاءِ اَيْضًا اَشْرَفُوْا

شیعہ لوگون کو سو یہہ لوگ بھی ش ۲ قریب پہنچے ہین

عَلٰی هَلَاكٍ اِلَّا اَنَّ الشِّيعَةَ قَدْ بَلَغُوْا

ہلاک ہونے پر مگر فرق اتنا ہی کہ شیعہ نہایت درجیکو

اَقْصَاهَا فَجَوَّزُوا

ہلاکت کے پہنچ چکے سو تجویز کرنے لگے آیتون اور حدیثونکو

النُّصُوصَ بِقَوْلِ مَنْ يَزْعَمُوْنَ تَقْلِيْدَهٗ

جو نص ہین کہنے پر اس شخص کے کہ قائل ہین اسکی تقلید کے ش ۳

وَهٰؤُلَاءِ اَخَذُوْا فِيهَا وَاَوَّلُوْا

اور یہہ لوگ بھی شروع کیا وہی چال چلنا اور پھیرنے لگے

الرِّوَايَاتِ الْمَشْهُوْرَةَ اِلٰی قَوْلِ اِمَامِهِمْ

مشہور روایتون کو اپنے امام کی باتکی طرف

وَالْحَقُّ تَاوِيْلُ قَوْلِ الْاِمَامِ اِلٰی

اور چاہیئے یہہ بات کہ پھیرین اپنے امام کی باتکو اس

الرِّوَايَاتِ اِنْ قُبِلَ وَاِلَّا

روایتون کی طرف اگر قابل قبول ہو تو اور نہین

ش ۲ یعنے اہل سنت و جماعت کہلانے والے*

ش ۳ یعنے نصوص کے معنے سمجھنے میں بھی اندھے بن گئے جو انکا مجتہد تفسیر کرے وہی سچ جاننے لگے

فَالتَّرْكُ وَنَحْنُ نُثْبِتُهَا أَيْ

تو چھوڑ دینا چاہئے امام کی بالکو اور ہم ثابت کرتے ہین

تَجَزِّي الْاِجْتِهَادِ وَتَجَزِّي التَّقْلِيْدِ اَمَّا

متجزی ہونیکو اجتہاد اور تقلید کے یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو لیکن ثابت کرنا تجزی اجتہاد کا

الْاَوَّلُ فَلِمَا ذَاعَ وَشَاعَ فِي الصَّحَابَةِ

سو اس دلیل سے کہ مشہور و معروف ہے صحابہ مین

وَالتَّابِعِيْنَ وَاَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

اور تابعین اور اکثر علماء مجتہدین مین رجوع کرنا اپنے

فِيْ مَا لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ بِالْاِجْتِهَادِ

سے بڑے عالم کی طرف اس مسئلون مین کہ اجتہاد

الرُّجُوْعُ اِلٰى اَعْلَمَ مِنْهُمْ قَالَ فِي الْمُسَلَّمِ

کی قدرت نہین کہا ہے مسلم مین

اُخْتُلِفَ فِيْ تَجَزِّي الْاِجْتِهَادِ فَالْاَكْثَرُ

اختلاف ہی علما کا متجزی ہونے مین اجتہاد کے سو اکثر علما

نَعَمْ وَمِنْهُمُ الْغَزَالِيُّ وَابْنُ

کہتے ہین جایز ہے اور انھین مین سے ہین امام غزالی اور ابن

یعنی ٹکڑے اجتہاد اور تقلید دونون کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو اجتہاد کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے یہ معنے ہین کہ جس مسئلے مین طاقت ہوئی اجتہاد کی وہان اجتہاد کیا اور جہان نہین دوسرے سے پوچھ کر دریافت کیا اور تقلید کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے یہ معنے ہین کہ مثلاً دس مسئلون پر حنفی عالم سے پوچھ کر چلا اور دس پر شافعی سے پوچھ کر ادا کر اور اسی طور سے

الهمام وهو الاشبه واما الثاني ولانه
ہمام اور یہی قول ٹھیک ہی اور ثابت کرنا تحری تقلید کا
لم ینقل عن عوام الصحابة والتابعين
ھوا اس دلیل سے کہ منقول نہیں ہی انپر سے اصحاب اور تابعین
وغيرهم من السلف التزام شخص
اور انکے سوا اگلے لوگوں سے لازم کر لینا تقلید کا ایک شخص
معين بل كان دابهم في تحقيق
معین کی بلکہ تھا دستور انکا مسئلی تحقیق کے باب میں
المسئلة الاستفتاء عن الفقهاء فتارة
فتوا پوچھنا سب مجتہدوں سے کبھی تو
من هذا وتارة من ذلك قال في المسلم
اسے اور کبھی اسے کہا ہی مسلم میں
لا يرجع المقلد عما عمل به اتفاقا
پھر جانا نہ چاہئے مقلد کو اس مسئلے سے کہ عمل کر چکا اسپر بالاتفاق (ش ۲)

ش ۲ یعنے اسبات پر اتفاق ہی علما کا *

وهل يقلد غيره في
اور تقلید دوسرے مجتہد کی دوسرے مسئلے میں

خَيْرِهِ الْمُخْتَارُ نَعَمْ

کر سکتا ہی یا نہین مذہب مختار مین جائز ہی

وَنَقُولُ اَيْضًا اِنَّ بَعْدَ الْتِزَامِ

اور یہہ بھی ہم کہتے ہین کہ بعد لازم کر لینے

تَقْلِيدِ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ لَمْ تُجْمَعْ عَلَى

ایک شخص معین کی تقلید کو اجماع نہین ہوا

لُزُوْمِ الْاِسْتِمْرَارِ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ فِي

لازم ہو جانے پر ہمیشہ رہنے اسی تقلید پر جیسا کہ کہا ہی

الْمُسْلِمِ وَلَوِ الْتَزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا

مسلم مین اور اگر لازم کر لیا کسی نے ایک مذہب معین کو (ش ۲

ش ۲ مثلا حنفی مذہب کو کسی نے لازم کر لیا *

فَهَلْ يَلْزَمُ الْاِسْتِمْرَارُ عَلَيْهِ

سو کیا لازم ہی اسی مذہب پر ہمیشہ رہنا یا نہین

فَقِيْلَ نَعَمْ وَقِيْلَ لَا

سو بعضون نے کہا لازم ہی اور بعضون نے کہا

اِذْ لَا وَاجِبَ اِلَّا مَا اَوْجَبَهُ اللّٰهُ

ش ۳ اور یہہ عبارت

لازم نہین کیونکہ واجب آدمی پر وہی چیز ہی کہ اللہ نے واجب کیا ش ۳

بعضون کی بعد

أَيْضًا وَعَلَيْهِ السُّبْكِي

ہے بعض کہا مسلم میں اور اسی بات کا قائل ہی سبکی

وَفِي التَّحْرِيرِ وَهُوَ الْغَالِبُ عَلَى الظَّنِّ

اور کتاب تحریر میں لکھا ہی اور یہی بات غالب ہی ظن پر

اِنْتَهَى وَيُسْتَفَادُ

تمام ہوئی تقریر مسلم کی اور یہ سمجھا جاتا ہی

مِنْهُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالرُّجُوعِ

مسلم کی عبارت سے کہ مراد رجوع ممنوع سے

هُوَ مَا ذَكَرْنَا وَإِلَّا فَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ

وہی ہی جو مذکور کیا ہمنے (ش۲) اور نہیں تو اگر مراد ہو

بِالرُّجُوعِ فِي فِعْلٍ هُوَ الرُّجُوعُ فِي نَوْعِ

رجوع ممنوع سے ای فعل میں رجوع اس فعل میں بنوعہ

ذَلِكَ الْفِعْلِ فَكَيْفَ يُمْكِنُ الْاِتِّفَاقُ فِي

تو کیسا ہوگا اتفاق اسکے جائز

مَنْعِهِ وَالْاِخْتِلَافُ فِي الْاِسْتِمْرَارِ بَعْدَ

نہ ہوسکنے میں اور اختلاف ہمیشہ عامل کرنے میں بعد

اسکے مسلم میں لکھی ہی والم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الامة یعنے اسنے کسی پر واجب نکیا مقرر کرلینا مذہب کسی آدمی کا است محمد بسے

ش۲ یعنے خلاف کرنا امام سے اسی فعل میں بعینہ *

لان ذلك اي التنقيب والتسبيب انما

کیونکہ وہ یعنی پوچھا تنقیہا اور تسبیبہ کرنا سبب ہوگا بابا

يدر في غيرهم وفيه ما فيه ثم بين

گیا غیر میں ان چاروں کے اور اسبابات میں اعتراض ہی

وجه النظر في المنهية ناقلا

پھر بیان کیا اعتراض کی آخر کو حاشیہ لکھ کر نقل کر کے

عن العراقي انه انعقد الاجماع على

عراقی سے یہ کہ ٹھہر گیا اجماع اس بات پر

ان من اسلم فله ان يقلد من شاء من

کہ جو مسلمان ہوا تو اسکو اختیار ہے جس عالم کی چاہیں اسکو

العلماء بغير حجر واجمع الصحابة

تقلید کرے کا بغیر روک ٹوک کے اور اجماع تھا صحابہ کا

على ان من يستفتي ابابكر وعمر وقلدهم

اس بات پر کہ جو کوئی فتوی پوچھے ابو بکر اور عمر سے اور تقلید

فله ان يستفتي اباهريرة ومعاذ بن

کرے انکا ہی سوا اختیار ہی اسکو فتوی پوچھنے میں ابو ہریرہ اور معاذ

نہ ہونے سے کوئی مذہب اختیار کرے تو یہ بات بھی بالاجماع منع نہیں *

ش ۱۳ اوپر کی عبارت مسلم کی یوں ہی اجمعوا على منع القوام من تقليد الصحابة

یعنی اجماع کیا اس بات کا نہ ہو سکے پر صحابہ کی تقلید سے *

بْنِ حَنْبَلٍ وَغَيْرِهِمَا وَيَعْمَلَ بِقَوْلِهِمْ

بن حنبل وغیرہما سے اور عمل کرلے میں ان سبھوں کی بات

مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ فَمَنِ ادَّعٰى عَلٰى رَفْعِ هٰذَيْنِ

بیشک و شبہ پھر جو کوئی دعوی کرے اٹھانے کا

الْاِجْمَاعَيْنِ فَعَلَيْهِ الدَّلِيْلُ وَنَقُوْلُ

دو نوا جماع کو تو لازم ہی اسکو دلیل لانا اور کہتے ہیں ہم

اِنَّ اِتِّبَاعَ مَذْهَبِ الْحَنَفِيَّةِ مَثَلًا لَيْسَ

کہ تقلید میں حنفی مذہب کی مثلاً فقط ابو حنیفہ کی

تَقْلِيْدَ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ فَاِنَّ الْمَذْهَبَ

تقلید تو نہیں اس لئے کہ حنفی مذہب

الْحَنَفِيَّ عِبَارَةٌ عَنْ مَجْمُوْعِ اَقْوَالِ

تو مراد ہی اچھے مجتہدین مطلقین کے اقوال کے

عُمْدَةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ الْمُطْلَقِيْنَ كَاَبِيْ حَنِيْفَةَ

مجموعہ کی (ش ۲ جیسے ابی حنیفہ

وَصَاحِبَيْهِ وَزُفَرَ فَاِنَّ نِسْبَةَ

اور صاحبین اور زفر سو بیشک نسبتہ

ش ۲ یعنی سب کے اقوال کو ملا کر نام اسکا حنفی مذہب رکھدیا ہے *

أَبِي يُوسُفَ مَثَلاً اِلَى أَبِي حَنِيفَةَ

ابی یوسف کی مثلا ابی حنیفہ کی طرف

كَنِسْبَةِ أَحْمَدَ اِلَى الشَّافِعِيِّ عَلَى

ایسی ہی کہ جیسی نسبت احمد کی شافعی کی طرف

مَا يَظْهَرُ بِالرُّجُوعِ اِلَى مَوَاضِعِ الْاِخْتِلاَفِ

ظاہر ہوتی ہی یہہ بات دیکھنے سے اختلاف کی جگہہ کو

مِنَ الْفُرُوعِ وَالْاُصُولِ فَوَحْدَةُ

فروع اور اصول کے مسائل سے سو ایک کردینا

هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ اِخْتِيَارِيَّةٌ فَنَقُولُ

ان چار مذہبوں کا ش۲ اختیاری بات ہی پھر ہم کہتے ہیں

وَحْدَةُ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ اَيْضًا كَذٰلِكَ

ایک کردینا ان چار مذہبوں کا ش۳ بھی اختیاری بات ہی

فَلاَ يَلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِهِ نُقْصَانٌ كَمَا

سولازم نہوگا اسکے مقلد پر (ش۴) کچھ نقصان جیسا کہ

لاَ يَلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِ الْمَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ

لازم نہیں ہی مقلد پر ایسے مذہب حنفی کے (ش۵

ش ۲ یعنے امام ابی حنیفہ اور امام محمد اور امام ابی یوسف اور امام زفر کے مذہبوں کا *

ش ۳ یعنے حنفی مالکی شافعی حنبلی *

ش ۴ یعنے جو کوئی کہ حنفی مالکی شافعی حنبلی چاروں مذہب کا ایک مذہب بنا کر اسکی تقلید کرے *

ش ۵ یعنے نام کو تو حنفی کہلانا اور عمل میں کہیں ابو یوسفی اور کہیں محمدی اور کہیں زفری بن جانا *

سَوَّلَتْ شِعْرِي كَيْفَ تَجُوزُ
اور آرزو ہی کر معلوم ہو جاے مجھکو کیونکر جائز ہوگا

اِلْتِزَامُ تَقْلِيدِ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ مَعَ تَمَكُّنِ
لازم کر لینا ایک شخص مقرر کی تقلید کو باوجود قدرت کے

الرُّجُوعِ اِلَى الرِّوَايَاتِ الْمَنْقُولَةِ
رجوع کرنے پر ان روایتوں کی طرف جو منقول ہیں

عَنِ النَّبِيِّ صلعم الصَّرِيْحَةِ الدَّالَّةِ
نبی صلعم سے صاف صاف دلالت کرتی ہیں

خِلَافَ قَوْلِ الْاِمَامِ الْمُقَلَّدِ فَاِنْ
خلاف پر اس امام کی ناکے جسکی تقلید لازم کیا ہے پھر اگر

لَمْ يَتْرُكْ قَوْلَ اِمَامِهٖ فَفِيْهِ
نہ چھوڑا کسی نے اپنے امام کی باتکو ش ۲ تو اسکے دلمیں

شَائِبَةٌ مِنَ الشِّرْكِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ
شرک لگا ہوا ہی جیسا کہ اس پر دلالت کرتی ہے

حَدِيْثُ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ
حدیث ترمذی کی عدی بن حاتم سے

ش ۲ یعنی خلاف اسکے آیا حدیث کو دیکھ کر بھی *

اَنَّہٗ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم عَنْ قَوْلِہٖ

کہ اسنے پوچھا رسول اللہ صلعم سے معنی اس آیت کے

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا

بنا لیا اپنے مولویونکو اور مشایخونکو جدے جدے رب

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ فَقَالَ

ورے اللہ کے اور مسیح کو بیٹا مریم کا سو کہا عدی نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَمْ نَتَّخِذْ اَحْبَارَنَا

ا رسول اللہ ہم لوگ ٹھہرائے نہ تھے اپنے مولویونکو

وَرُھْبَانَنَا اَرْبَابًا فَقَالَ

اور مشایخونکو جدے جدے رب تب فرمایا حضرت نے

اِنَّکُمْ حَلَّلْتُمْ مَا اَحَلُّوْا وَحَرَّمْتُمْ

رب ٹھہرانا یہی ہی کہ حلال سمجھا تمنے انکی حلال کہی چیز کو

مَا اَحْرَمُوْا وَلَیْسَ الْمُرَادُ

اور حرام سمجھا انکی حرام کہی چیز کو اور مراد نہیں ہی

بِالتَّقْلِیْدِ فِی الْعَقَایِدِ عَلٰی مَا

اس جگہ تقلید ممنوع سے تقلید عقاید میں بنا ر اسکے کہ

يَنطِقُ بِهِ لَفظُ حَلَّلتُم وَحَرَّمتُم فَاِنَّ

گواہی دیتا ہی اسپر لفظ حللتم اور حرمتم کا کیونکہ

اَلتَّحلِيلَ وَالتَّحرِيمَ اِنَّمَا يُستَعمَلَانِ

استعمال لفظ تحلیل اور تحریم کا

فِي الاَفعَالِ وَلَيسَ المُرَادُ بِهِ التَّقلِيدَ

افعال میں ہوتا ہی اور نہیں ہی مراد اس تقلید ممنوع

مُطلَقًا وَاِلَّا لَزِمَ تَكلِيفُ كُلِّ

سے مطلق تقلید اور اگر یہہ نہو تو لازم آویگا تکلیف دینا ہر

عَامِيٍّ بِالاِجتِهَادِ وَلَيسَ المُرَادُ بِهِ

عامی کو اجتہاد کرنے کی اور نہیں ہی مراد اس تقلید ممنوع سے

رَدُّ النُّصُوصِ وَاِنكَارُهَا فِي مُقَابَلَةِ قَولِ

رد کرنا اور انکار کرنا صاف صاف باتونکا خدا اور رسول کی مقابلے میں

اَئِمَّتِهِم وَاِلَّا لَم يَكُونُوا نَصَارٰى

اپنے اماموں کی باتکے اور اگر مراد اسسے رد اور انکار ہوتا تو مورد

بَلِ المُرَادُ هُوَ تَاوِيلُ

اس آیہ کے نصاری نہوتے ش۲ بلکہ مراد تاویل ہی

ش ۲ لاویکہ رد
وانکار کام نصاری
کا نہتہن بلکہ کام
انکا تاویل ہی*

الدَّلَائِلِ الشَّرْعِيَّةِ اِلٰی قَوْلِ اَئِمَّتِہِمْ

شرعی دلیلوں کی اپنے اماموں کی بات کی طرف

فَعُلِمَ مِنْ ھٰذَا اَنَّ اِتِّبَاعَ شَخْصٍ

سو معلوم ہوا اس ترمذی کی حدیث سے تقلید ایک شخص

مُعَیَّنٍ بِحَیْثُ یَتَمَسَّکُ بِقَوْلِہٖ وَاِنْ ثَبَتَ

معین کی اس طور سے کہ پکڑے اسکی باتکو اگرچہ ثابت ہو

عَلٰی خِلَافِہٖ دَلَائِلُ مِنَ السُّنَّۃِ وَالْکِتَابِ

اسکے خلاف دلیلیں حدیث اور قرآن کی

وَیُأَوِّلُ اِلٰی قَوْلِہٖ شَوْبٌ مِنَ

اور پھیرے آیت و حدیثکو اپنے امام کی بات کی طرف

النَّصْرَانِیَّۃِ وَحَظٌّ مِنَ الشِّرْکِ وَالْعَجَبُ

شائبہ ہی نصرانیت کا اور حصہ شرک کا اور اچنبھا لگتا ہی

مِنَ الْقَوْمِ لَا یَخَافُوْنَ مِنْ مِثْلِ ھٰذَا

یہ بات کا لوگوں سے کہ خوف نہیں کرتے اس طور کی

الْاِتِّبَاعِ بَلْ یُخَیِّفُوْنَ تَارِکَہٗ فَمَا

تقلید سے بلکہ ظلم کرتے ہیں اسکے چھوڑنیوالے پر سو کیا

اَحَقُّ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ جَوَابِهِمْ وَكَيْفَ
نوت لگی ہی یہ آیۃ انکے جواب میں اور کیا

اَخَافُ مَا اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ
ڈرونگا میں تمہارے ٹھاکروںسے اور تم نہیں ڈرتے

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ
کہ تم شریک کرتے ہو اسکے ان چیزونکو جو نہ اتاری

عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
تمہر اسنے کوئی دلیل اسکی سو کونسی جماعت دونومیں

اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَتَدَبَّرْ
سے سزاوار ہے امن کے اگر جانتے ہو سو غور

وَانْصِفْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ وَنَعُوْذُ
اور انصاف کر اور نہ ہو حاشکی لگونمیں اور ہم پناہ

بِاللّٰهِ اَنْ نَكُوْنَ مِنَ الْمُتَعَصِّبِيْنَ تَرْتِيْبُ
انگتے ہیں اسکی کہ ہوویں تعصب کرنیوالونمیں یہہ ترتیب

اِعْلَمْ اَنَّهُ لَمَّا ثَبَتَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِيْ
ہی سمجھلے کہ جب ثابت ہو چکا رفع یدین کرنا

اَلْمَوَاضِعِ الْاَرْبَعَةِ الْمَذْكُوْرَةِ بِرِوَايَاتٍ
چارون جگہہ مین جو اوپر اسکا ذکر ہو چکا صحیح

صَحِيْحَةٍ ثَابِتَةٍ وَاٰثَارٍ مَرْضِيَّةٍ
روایتونسے جو ثابت ہین اور اچھے اقوال و افعال سے صحابہ کے

رَاجِحَةٍ وَمَذَاهِبَ حَقَّةٍ صَادِقَةٍ
جو ترجیح رکھتے ہین اور سچے برحق مذہبون سے

عَنِ النَّبِيِّ صلعم وَعَنْ كُبَرَاءِ الصَّحَابَةِ
نبی صلعم کا اور اصحاب کبار کا

وَعُظَمَاءِ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ
بڑے بڑے عالمون کا اور مجتہد فقیہون کا

بِحَيْثُ لَا يَشُوْبُهَا نَسْخٌ وَلَا تَعَارُضٌ
اسطور پر کہ دخل نہین اسمین منسوخ ہونیکا اور تعارض کا

حَتّٰى ادَّعٰى بَعْضُهُمُ التَّوَاتُرَ
یہانتک کہ دعوی کیاہی بعضے عالمون نے ان حدیثون کی حد تک متواتر ہونیکا

وَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ مَشْهُوْرَةً كَذٰلِكَ
اور مشہور ہونے سے تو کسی طور کم نہین ہی ہین

ثَبَتَ رَفْعُ الْمُسَبِّحَةِ فِي أَثْنَاءِ التَّشَهُّدِ

اسی طور ثابت ہی کلمے کی انگلی اٹھانا التحیات پڑھتے

عِنْدَ اللَّفْظِ بِكَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ بِدَلَائِلَ

وقت جب اشهد ان لا الٰہ کہیں کھلی دلیلوں سے

وَاضِحَةٍ وَبَرَاهِيْنَ ظَاهِرَةٍ مَذْكُوْرَةٍ

اور روشن حجتوں سے جو مذکور ہیں

فِيْ مَحَالِّهَا بِحَيْثُ لَا مَرَدَّ لَهَا كَمَا

اپنے موقع میں اس طور سے کہ کوئی رد نہیں کرسکتا اسکو جیسا

رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

کہ روایت ہی ابن عمر اور عبد اللہ بن

الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ

زبیر اور نمیر خزاعی اور ابی ہریرہ

وَأَبِيْ حُمَيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَسَعْدِ

اور ابی حمید اور وائل بن حجر اور سعد

بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

بن ابی وقاص اور سہل بن سعد

وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَغَيْرِهِمْ وَهٰكَذَا
اور محمد بن مسلمہ اور ان کے مانند دوسروں سے اور اسی طور

رُوِيَ عَنْ اَعَاظِمِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ
روایت ہی بڑے بڑے اصحاب اور تابعین سے

اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَهُ وَيَخْتَارُوْنَهُ
کہ وہ لوگ انگلی اٹھاتے تھے اور بہتر سمجھتے تھے اسکو

كَمَا ذَكَرَهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ
جیسا ذکر کیا اسکا ترمذی نے اپنی جامع میں

وَاتَّفَقَ عَلَيْهِ جَمِيْعُ فُقَهَاءِ الْاَعْصَارِ
اور اتفاق کیا اسپر سب زمانے اور سب شہروں کے سب

وَالْاَمْصَارِ لَاسِيَّمَا الْمُجْتَهِدِيْنَ الْاَرْبَعَةِ
فقیہوں نے خصوصا چاروں مجتہد

الَّذِيْنَ هُمْ اَرْكَانُ الدِّيْنِ وَاَعْمِدَةُ
کہ یہہ لوگ رکن ہیں دین کے اور ستون ہیں

الْاِسْلَامِ وَقَدْ قَالَ الْاِمَامُ مُحَمَّدٌ
اسلام کے اور کہا امام محمد

الشيباني في الموطأ بعد ما ذكر
شیبانی نے اپنی موطا میں ذکر کر کے

حدیث ابن عمر رض بصنع رسول
حدیث کو ابن عمر کی (ش ۲ کئے اور رسول

الله صلعم نا خذ وهو قول ابي حنيفة
اللہ صلعم کے ہم اختیار کرینگے اور یہی ش ۳ قول ہی امام ابو حنیفہ کا

انتهى وكذا قال ابو يوسف
تمام ہوا قول امام محمد کا اور اسی طور کہا امام ابو یوسف نے

في اماليه ذكره الشيخ ابن الهمام
اپنی کتاب امالی میں کر ذکر کیا اسکو شیخ ابن ہمام نے

ولم يرو عن النبي صلعم وعن اصحابه
اور روایت نہیں آئی نبی صلعم سے اور نہ انکے اصحاب

وتابعيه ما ينافي ذلك غير ان
اور تابعین سے جو مخالف ہو انگلی اٹھانیکی سو اسکے

شرذمة قليلة من علماء ما وراء النهر
سے امام ہی مانےگا . کہ تھوڑی سی جماعت ماوراء نہر (ش ۴ کے علما کی

ش ۲ یعنی تشہد میں انگلی اٹھانیکی
ش ۳ یعنی کئے پر رسول اللہ کے چلنا اور انگلی اٹھانا *

قَدِ اضْطَرُّوْا وَشَدُّوْا بِالْغُوَافِيْ نَفْيِهِ

یعنی اور سختی اور زیادتی کی ہی انکی اٹھانیکے منع کرنیمین

وَلَيْسَ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ مَا يُوْجِبُ مَا

اور نہین دلیل کسی کی انمین سے ایسی جو ثابت کردے

اقْتَرَحُوْا فِيْ نَفْيِهِ اِلَّا بِالتَّسَاوُقِ

انکے مبالغے کو اسکے منع کرنے مین مگر گفتگو سے

الْجَدَلِ وَالْعِنَادِ وَذٰلِكَ مِنْ عَدَمِ

جھگڑے اور عداوت کی اور سبب اسکا

تَوَغُّلِهِمْ بِكُتُبِ الْاَحَادِيْثِ مِنَ

انکا متوجہ نہونا ہی حدیث کی کتابون کے طرف

الصِّحَاحِ وَغَيْرِهَا وَعَدَمِ اِذْعَانِهِمْ

صحاح و غیرہا سے اور یقین نہ کرنا انکا اس چیز پر

بِمَا جَاءَ مِنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابِهِ

کہ روایت ہی امام ابوحنیفہ اور شاگرد و نسے انکے (ش ۲

فَوَضَحَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا قَالُوْا لَيْسَ

سو ظاہر ہوئی ہمارے اس کہنے سے یہہ بات کہ جو کہا ہی (ش ۳

ش ۲ یعنے انگلی اٹھانا *

ش ۳ یعنے حق نہین ۱۰ انکا نہ اٹھانیکے

بصواب لا ينبغي لاحد ان يصغي

ٹھیک نہیں سزاوار نہیں کسی کو کان دھرنا اسبات کی طرف

اليه ولا يصلح لامرء من المؤمنين ان

اور بھلا نہیں کسی مرد مومن کو

يعملوا ويعولوا عليه فاذا عرفت هذا

عمل کرنا اور اعتماد کرنا اسپر پھر جب پہچان گیا

فاعلم ان ذلك الرفع ايضا صحيح

تو اس بات کو جانلے کہ رفع یدین بھی صحیح ہی

ثابت ناشي من السنة وتركه

ثابت ہی منشا اسکا سنت پیغمبر ہی اور ترک کرنا اسکو

يوجب الاساءة وان شئت التفصيل

موجب برائی کا ہی اور اگر چاہے تو تفصیل کو

فارجع الى كتب الاحاديث

تو دیکھ لے کتابوں کو حدیث کی

من الصحاح وغيرها وكذا الى الفقه

صحاح اور غیر صحاح کے اور اسی طور معتبر فقہ کی

الْمُعْتَبَرَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ خَاتِمَةٌ كَمَا

کتابونکو اور اللہ خوب جانتا ہی سب سے یہہ خاتمہ ہی کتابکا

سَبَقَ الْكَلَامُ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَرَفْعِ

جیسی گذر چکی گفتگو رفع یدین اور انگلی اٹھانے کی

الْمُسَبِّحَةِ فِى الصَّلٰوةِ كَذٰلِكَ بَلْ اَطْوَلُ

نماز میں ویسی ہی بلکہ زیادہ طولانی گفتگو ہی

مِنْهُ فِيْ قِرَاۃِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے میں

لٰكِنَّ دَلَائِلَ الْجَانِبَيْنِ فِيْهِ قَوِيَّةٌ

لیکن اس مسئلے میں دونوطرف کی دلیلیں قوی ہیں ش ۲

لٰكِنْ يَظْهَرُ بَعْدَ التَّاَمُّلِ فِى الدَّلَائِلِ اَنَّ

لیکن ظاہر ہوتی ہی بعد تامل کے دلیلوں میں یہہ بات

الْقِرَاءَةَ اَوْلٰى مِنْ تَرْكِهَا فَقَدْ قَوْلُنَا فِيْهِ

کہ سورہ فاتحہ پڑھنا بہتر ہی ترک سے سوحوالہ دیا ہمنے اس مسئلے میں

عَلٰى قَوْلِ مُحَمَّدٍ كَمَا نَقَلَ عَنْهُ صَاحِبُ

امام محمد کے قول پرجیسا کہ نقل کیا امام محمد سے ہدایہ

ش ۲ یعنی جیسی اگلے دونو مسئلون میں دلیل رفع کی قوی تھی ویسا حال اس مسئلے کا نہ دین *

الْہِدَايَةِ وَتَرَكْنَا الْكَلَامَ وَكَذَا يَظْهَرُ

والے اور گفتگو چھوڑ دی اور اسی طور ظاہر ہوتی ہے

بَعْدَ التَّعَمُّقِ فِى الرِّوَايَاتِ وَالتَّحْقِيقِ

بعد غور کرنے کے روایتوں میں اور بعد تحقیق کے

اَنَّ الْجَہْرَ بِالتَّامِيْنِ اَوْلٰى مِنْ خَفْضِہٖ

یہہ بات کہ پکار کے آمین کہنا بہتر ہے آہستہ کہنے سے

لِاَنَّ رِوَايَةَ جَہْرِہٖ اَكْثَرُ وَاَوْضَحُ

کیونکہ روایت جہر کی بہت آئی ہے اور بہت روشن

مِنْ خَفْضِہٖ وَكَذَا يَظْهَرُ بَعْدَ التَّاَمُّلِ

ہے روایت سے خفض کی اور اسی طور ظاہر ہوتی ہے بعد تامل کے

فِى الدَّلَائِلِ اَنَّ الْقُنُوْتَ وَتَرْكَہٗ

دلیلوں میں یہہ بات کہ قنوت پڑھنا نہ پڑھنا صبح کی

مُتَسَاوِيَانِ وَاَنَّ تَرْكَ الْجَہْرِ بِالتَّسْمِيَةِ

نماز میں دونوں برابر ہیں اور یہہ کہ بسم اللہ آہستہ پڑھنا

اَوْلٰى مِنَ الْجَہْرِ بِہَا لِاَنَّ رِوَايَةَ تَرْكِ

بہتر ہے پکار کر پڑھنے سے اس لئے کہ روایت بسم اللہ کے

جَهْرِهٖ اَكْثَرُ وَاَوْضَحُ مِنْ جَهْرِهٖ

آہستہ پڑھنے کی بہت اور زیادہ روشن ہے جہر کی روایت سے

وَاَنَّ وَضْعَ الْيَدِ عَلَى الْاُخْرٰى

اور یہ بات کہ ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر رکھنا

اَوْلٰى مِنَ الْاِرْسَالِ لَمْ يَثْبُتْ

بہتر ہے ہاتھ چھوڑ دینے سے ہاتھ چھوڑنا نماز میں ثابت نہیں

عَنِ النَّبِيِّ صلعم وَلَا عَنْ اَصْحَابِهٖ رض

نبی صلعم سے اور نہ ان کے اصحاب رض سے

بَلْ ثَبَتَ الْوَضْعُ بِرِوَايَاتٍ صَحِيْحَةٍ

بلکہ رکھنا ثابت ہوا صحیح روایتوں سے

ثَابِتَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم وَعَنْ اَصْحَابِهٖ

جو ثابت ہیں نبی صلعم سے اور انکے اصحاب

رض كَمَا رَوٰى مَالِكٌ فِى الْمُوَطَّاِ

رض سے جیسا کہ روایت کیا مالک نے موطا میں

وَالْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَهْلٍ

اور بخاری نے اپنی صحیح میں سہل

بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ

بن سعد سے کہا اسنے لوگون پر حکم ہوتا تھا اس بات کا

يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ

کہ رکھے مرد اپنا داہنا ہاتھ بائین پنجے پر

الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ لَا اَعْلَمُ

نماز مین کہا ابو حازم نے مین سمجھتا ہون

اِلَّا اَنَّهُ يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صلعم

کہ سہل پہنچاتا تھا اس حکم کو نبی صلعم کی طرف

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ هُلْبٍ

اور روایت کیا ترمذی نے قبیصہ بن ہلب سے

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

کہ کہا ہلب نے رسول اللہ صلعم

يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهُ

امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے بائین

بِيَمِيْنِهِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَفِى الْبَابِ

ہاتھ کو داہنے سے کہا ترمذی نے اور اس باب مین

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ

روایت ہی وائل بن حجر اور غطیف

بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ

بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود

وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ

اور سہل بن سعد سے کہا ابو عیسی ترمذی نے حدیث

هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا

ہلب کی حسن ہی اور عمل اسی پر ہی

عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ

اہل علم کا اصحاب نبی

صلعم وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

صلعم اور تابعین سے اور جو بعد انکے ہوئے ہیں

يَرَوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَمِيْنَهٗ

سبھی قائل ہیں اسکے کہ رکھے مرد اپنا داہنا ہاتھ

عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَرَأٰى بَعْضُهُمْ

بائیں پر نماز میں اور مناسب نظر آیا بعضو نکو

اَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَأَى

رکھنا دونو ہاتھ کا اوپر ناف کے اور مناسب نظر آتا

بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ

بعضو نکو رکھنا دونو ہاتھ کا تلے ناف کے

وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ

اور ان دونو صورتونمیں انکے پاس کچھ قید نہیں ش ۲

اِنْتَهٰى مَافِى التِّرْمِذِيِّ وَكَذٰلِكَ

تمام ہوا قول ترمذیکا اور اسی طرح

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ

نکالا مسلم نے وائل بن حجر

مَسْعُوْدٍ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ وَائِلِ

اور ابن مسعود سے اور نسائی نے وائل

بْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْبُخَارِيُّ وَالْحَاكِمُ مِنْ

بن مسعود سے اور بخاری اور حاکم نے

عَلِيٍّ وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ

علی سے اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے غطیف بن

ش ۲ یعنے اختیار ہی جسکا جی چاہے ناف کے اوپر رکھے اور جسکا جی چاہے ناف کے تلے رکھے *

اَلْحَارِثِ وَقَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

حارث اور قبیصہ ابن ہلب سے اسکے باپ ہلب سے

وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَعَلِيٍّ وَاَبِيْ بَكْرِ

اور وائل بن حجر اور علی اور ابی بکر

الصِّدِّيْقِ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ قَالَ

صدیق اور ابی دردا سے کہ پیغمبر نے فرمایا

مِنْ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ وَضْعُ الْيَمِيْنِ

نبیوں کی خصلت ہی رکھنا داہنے ہاتھ کا

عَلَى الشِّمَالِ فِى الصَّلٰوةِ وَالْحَسَنِ اَنَّهُ

بائیں پر نماز میں اور حسن سے کہ کہا حسن نے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھے ایسا لگتا ہی کہ اپنی آنکھ سے

اَحْبَارِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَاضِعِيْ

دیکھ رہا ہون علما کو بنی اسرائیل کے دھرے ہوئے

اَيْمَانِهِمْ عَلٰى شَمَائِلِهِمْ فِى الصَّلٰوةِ

داہنے ہاتھ بائیں ہاتھون پر نماز میں

وَهٰكَذَا اَخْرَجَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ وَاَبِيْ
اور اسی طور نکالا ابو بکر بن ابی شیبہ نے ابی مجلز

عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ وَمُجَاهِدٍ وَاَبِي
اور ابی عثمان نہدی اور مجاہد اور ابی

الْحَوْرَاءِ وَاَمَّا مَارُوِيَ مِنَ الْاِرْسَالِ
الحوراء سے اور لیکن جو روایت ہی ارسال کی

عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْ نَحْوِالْحَسَنِ
بعضے تابعین سے جیسے حسن بصری

وَاِبْرَاهِيْمَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ
اور ابراہیم نخعی اور سعید بن مسیب اور محمد بن

سِيْرِيْنَ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ كَمَا اَخْرَجَهُ
سیرین اور سعید بن جبیر جیسا کہ نکالا اس روایت کو

اِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فَاِنْ بَلَغَ عِنْدَهُمْ
ابن ابی شیبہ نے سو اگر پہنچی ہو انکو

حَدِيْثُ الْوَضْعِ فَمَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنَّهُ
حدیث ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کی تو حمل کرینگے ارسال کو اسپر

أَمْ تَحْسِبُوهُ بِسُنَّةٍ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى بَلْ
کہ سمجھا انھوں نے وضع کو سنت ہدی بلکہ سمجھا

حَسِبُوهُ عَادَةً مِنَ الْعَادَاتِ فَمَالُوا
عادت کی بات جیسی اور عادتیں سو رغبت کی

إِلَى الْإِرْسَالِ لِأَصَالَتِهِ مَعَ جَوَازِ الْوَضْعِ
انھوں نے ارسال ید کی طرف اسکی اصلیت کے لیئے باوجود وضع ید کے

وَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ عِنْدَهُمْ حَدِيثُ الْوَضْعِ
جائز رکھنیکے اور اگر نہ پہنچی ہو انکو حدیث وضع ید کی

فَمَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَهُمْ
تو حمل کرینگے انکے ارسال ید کو اسپر کہ ثابت نہوا انکے پاس

أَمْرُ الْوَضْعِ فَعَمِلُوا بِالْإِرْسَالِ بِنَاءً
حکم وضع ید کا سو عمل کیا انھوں نے ارسال ید پر بنا بر

عَلَى الْأَصْلِ إِذِ الْوَضْعُ أَمْرٌ جَدِيدٌ .
اصل ہونے ارسال ید کے کیونکہ وضع ید نیا امر ہی

يُحْتَاجُ إِلَى الدَّلِيلِ وَإِذْ لَا دَلِيلَ لَهُمْ
محتاج ہی دلیل کا اور جب دلیل وضع ید کی نہ ملی انکو .

فَاضطَرُّوْا اِلَى الْاِرْسَالِ لَا اَنَّهٗ ثَبَتَ

تولاچار ہوئے وہ ارسال پر کو مقرر کیا نہ یہہ کہ ثابت ہوئی

عِنْدَهُمُ الْاِرْسَالُ وَاِلَى ذٰلِكَ

انکے پاس حدیث ارسال ید کی اور اسی بات کیطرف

يُشِيرُ قَوْلُ ابْنِ سِيْرِيْنَ حَيْثُ سُئِلَ

اشارہ کرتاہي ابن سیرین کا قول جب کسی نے پوچھا اسکو

عَنِ الرَّجُلِ يُمْسِكُ بِيَمِيْنِهِ شِمَالَهٗ

کہ فلانا مرد پکڑتا ہي اپنے داہنے ہاتھہ سے بائیں ہاتھہ کو

قَالَ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ

کہا ابن سیرین نے اسنے ایسا کیا روم والونکی عادت کی

الرُّوْمِ كَمَا اَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ

جہت سے بش ۲ جیسا کہ نکالا اس قول کو ابی شیبہ نے

وَاَمَّا مَا اَخْرَجَ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ.

اور جو نکالا ہي ابو بکر ابن ابی شیبہ نے

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرو

یزید بن ابراہیم سے کہ کہا اسنے سنا میں نے عمرو

بش ۲ یعنے روم والون کی عادت بادشاہون کے روبرو ادب کے لئے ہاتھہ پر ہاتھہ رکہنا ہي *

بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِذَا

بن دینار سے کہ کہا اسنے ابن زبیر جب

صَلّٰى يُرْسِلُ يَدَيْهِ فِيْ رِوَايَةٍ شَاذَّةٍ

نماز پڑھتا تھا چھوڑ دیتا تھا اپنے ہاتھ روایۃ شاذہ ہی

مُخَالِفَةٍ لِمَا رَوَى الثِّقَاتُ عَنْهُ

مخالف ہی روایت سے معتبر راویونکے جو ابن زبیر سے کیا ہے

كَمَا اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ وَعَنْ زُرْعَةَ بْنِ

جیسا کہ نکالا ابو داؤد نے زرعۃ بن

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ

عبد الرحمن سے کہ کہا اسنے میں سنا ابن زبیر کو

يَقُوْلُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى

کہتے ہوئے نماز میں صف قدمین ش۲ اور رکھنا ہاتھ کا ہاتھ پر

ش۲ یعنی ملا کر رکھنا دونو پانون کا*

الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ وَاِنْ سُلِّمَ كَوْنُهَا

رکھنا سنت ہے اور اگر مسلم بھی رکھیں عمرو دینار کی

صَحِيْحَةً فَهٰذِهٖ فِعْلُهُ

روایت کے صحیح ہونیکو تو بھی یہ ارسال بد فعل انکا ہے

وَالْفِعْلُ لَا عُمُومَ لَهُ كَمَا سَبَقَ

اور فعل کو عموم نہیں جیسا کہ اس کا بیان گذر چکا

وَرِوَايَةُ الْوَضْعِ عَنْهُ مَرْفُوعَةٌ لِأَنَّهُ

اور روایۃ وضع ید کی ابن زبیر سے مرفوع ہی کیونکہ وضع

نَسَبَهُ إِلَى السُّنَّةِ وَقَوْلُ صَحَابِيٍّ

کی نسبت کی سنت ہونیکی طرف ابن زبیر نے اور صحابی کا قول

مِنَ السُّنَّةِ فِي حُكْمِ الرَّفْعِ

سنت ہونے کے باب میں ش۲ تام حدیث مرفوع کا رکھتا ہی

شرح ۲ یعنی کسی صحابی کے

كَمَا حُقِّقَ فِي كُتُبِ أُصُولِ الْحَدِيثِ

جیسا کہ تحقیق ہو چکی اسکی اصول حدیث کی کتابوں میں

وَمَعَ هٰذَا لَعَلَّهُ رَضِ لَمْ يَرَ الْوَضْعَ

اور باوجود اسکے شاید ابن زبیر نے نہ سمجھا ہو وضع ید کو

مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَفَهْمُ الصَّحَابِيِّ

سنت ہدیٰ سے اور سمجھ صحابی کی

لَيْسَ بِحُجَّةٍ كَمَا مَضٰى لَا سِيَّمَا إِذَا

نہیں ہی حجت جیسا کہ گذر چکا اسکا بیان خصوصا جب

كَانَ مُخَالِفًا لِأَجِلَّةِ الصَّحَابَةِ كَأَمِيْرِ

کہ ہے فہم مخالف بزرگ صحابہ سے جیسے

الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَعَلِيٍّ

امیر المومنین ابی بکر صدیق اور علی

الْمُرْتَضٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ

مرتضیٰ اور ابن عباس اور ابن مسعود

وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَنَحْوِهِمْ رض عَلٰى

اور سہل بن سعد رض اور مثل ان کے علاوہ یہ کہ

اَنَّهَا مُخَالِفَةٌ لِأَحَادِيْثِ الْمَرْفُوْعَةِ

روایت ہی ابن زبیر کے ارسال کی مخالف ہی مرفوع

الْمَشْهُوْرَةِ وَاَعْمَالِ الصَّحَابَةِ

حدیثوں سے جو مشہور ہیں اور اعمال سے صحابہ کے

الْمُسْتَفِيْضَةِ فِيْ بَابِ الْوَضْعِ فَيَنْبَغِيْ

جو مشہور ہیں ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے باب میں سو سزاوار

اَنْ لَا يُعَوَّلَ عَلَيْهَا وَتُسْقَطَ عَنِ الْاِعْتِبَارِ

یہی کہ نہ اعتماد کیا جاوے اسپر اور اعتبار سے ساقط کی جاوے

وَلَا يُلْتَفَتُ اِلَيْهَا وَاَمَّا مَالِكُ بْنُ

اور التفات نہ کیا جاوے اسکی طرف اور رہے مالک بن

اَنَسٍ فَقَدِ اضْطَرَبَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْهُ

انس سو ایک طور پر نہیں روایتیں انسے

فَالْمَدَنِيُّوْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ رَوَوْا عَنْهُ

مدینے کے لوگ جو انکے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں انسے

اَمْرَ الْوَضْعِ مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ فِي الْفَرْضِ

وضع مطلق خواہ فرض میں

اَوِ النَّفْلِ كَمَا يَشْهَدُ بِهٖ حَدِيْثُ الْمُوَطَّأِ

خواہ نفل میں جیسا کہ شاہد ہے اسپر حدیث موطا کی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَثَرُهٗ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ

سہل بن سعد سے اور سند اس حدیث کی عبد الکریم

بْنِ الْمُخَارِقِ الْبَصْرِيِّ وَالْمِصْرِيُّوْنَ

بن مخارق بصری سے ہی اور مصر کے

مِنْ اَصْحَابِهٖ رَوَوْا عَنْهُ الْاِرْسَالَ

رہنے والے انکے شاگرد روایت کرتے ہیں انسے ارسال کی -

فِي الْفَرْضِ وَالْوَضْعَ فِي النَّفْلِ

فرض نماز میں اور وضع کی نفل نماز میں

وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ رَوٰى

اور عبدالرحمن بن قاسم نے روایت کیا ہی

عَنْهُ الْإِرْسَالَ مُطْلَقًا وَرَوٰى

اس سے ارسال کی فرض نفل دونوں میں اور روایت کیا

أَشْهَبُ عَنْهُ إِبَاحَةَ الْوَضْعِ وَتِلْكَ

اشہب نے اس سے مباح ہونا وضع ید کا اور یہ

الرِّوَايَاتُ أَيْ رِوَايَةُ الْمِصْرِيِّيْنَ وَابْنِ

روایتیں یعنی روایت مصریوں کی اور عبدالرحمن

الْقَاسِمِ عَنْهُ وَإِنْ عَمِلَ بِهِ الْمُتَأَخِّرُوْنَ

بن قاسم کی اس سے اگرچہ عمل کیا ہی اس پر متاخرین

مِنَ الْمَالِكِيَّةِ لٰكِنَّهَا رِوَايَةٌ شَاذَّةٌ مُخَالِفَةٌ

مالکی مذہب کے لیکن شاذ روایت ہی مخالف ہی

رِوَايَةَ جُمْهُوْرِ أَصْحَابِهِ فَلَا تُخْرَقُ

روایت سے جمہور مالکی مذہب کے سو نہیں خلاف

الاجماع والاتفاق ولا تصادم

کر سکتی اجماع اور اتفاق کا اور نہ مڈبھیڑ کر سکتی

ما اوعينا من الاطباق ولكونها

جو جمع کیا ہم نے تہ بہ تہ دھر کے اور اس روایت کے

شاذة اولها ابن الحاجب في مختصره

شاذ ہونیکے سبب سے ناویل کیا اسکو ابن حاجب مختصر

في الفقه بالاعتماد على الارض

فقہ میں ہاتھ ٹیکنے کی زمین پر ش ۲

اذا رفع رأسه من السجدة ونهض

جب سر اٹھائے سجدہ سے اور ارادہ کرے

الى القيام والوضع تحت السرة

اٹھنے کا اور ہاتھ رکھنا ناف کے تلے

وفوقها متساويان لان كلا منهما

اور ناف کے اوپر دونوں برابر ہیں کیونکہ دونو روایتین

مروي عن اصحاب النبي صلعم

آئی ہیں اصحاب سے نبی صلعم کے

ش ۲ اس نے کہا ہی کہ ارسال سے مراد ہاتھ چھوڑنا ہی سجدہ کر کے اٹھنے وقت جو زمین پر ہاتھ ٹیکنے ہیں ۱۲ ش *

اَخْرَجَ اَبُودَاؤدَ وَاَحْمَدُ وَابْنُ اَبِي

نکالا ابو داؤد اور امام احمد اور ابن ابی

شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض اَلسُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ

شیبہ نے علی رض سے سنت ہی ہاتھ رکھنا

فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ رَزِين

نماز میں ناف کے نیچے روایت کیا اسکو رزین نے

وَغَيْرُهُ فِي سِفْرِ السَّعَادَةِ وَضْعُ الْكَفِّ

اور روایت کیا غیرے رزین کے سفر سعادت میں ہاتھ رکھنا

تَحْتَ الصَّدْرِ فِي صَحِيحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ

سینے کے نیچے صحیح ابن خزیمہ میں

قَالَ التِّرْمِذِيُّ رَأَى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا

کہا ترمذی نے مناسب نظر آیا بعضوں کو

فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا

اوپر ناف کے اور مناسب نظر آیا بعضوں کو رکھنا ہاتھ کا

تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ

نیچے ناف کے اور دونو امر میں کچھ قید نہیں

عِنْدَهُمْ كَمَا ذَكَرْنَا سَابِقًا وَقَالَ
ان کے پاس جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہم نے اور کہا
الشَّيْخُ ابْنُ الْهُمَامِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثٌ
شیخ ابن ہمام نے اور نہ ثابت ہوئی کوئی حدیث
صَحِيْحٌ يُوْجِبُ الْعَمَلَ فِي كَوْنِ
صحیح جو لازم کرے عمل کو سینے کے نیچے ہاتھ
الْوَضْعِ تَحْتَ الصَّدْرِ وَفِي كَوْنِهٖ
رکھنے میں ہاتھ رکھنے کے باب میں
تَحْتَ السُّرَّةِ وَالْمَعْهُوْدُ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ
نیچے ناف کے اور مقرر کیا حنفی لوگوں نے
هُوَ كَوْنُهٗ تَحْتَ السُّرَّةِ وَمِنَ الشَّافِعِيَّةِ
ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے کو اور شافعیوں نے
تَحْتَ الصَّدْرِ وَعِنْدَ اَحْمَدَ قَوْلَانِ
نیچے سینے کے اور امام احمد کے اس دو قول ہیں دونو مذہبوں کے
كَالْمَذْهَبَيْنِ وَالتَّحْقِيْقُ الْمُسَاوَاتُ
طور اور تحقیق کی بات یہ ہے کہ دونو برابر ہیں جہاں

ش ۲ نیچے ناف تحقیق
وضع ید کی *

بَيْنَهُمَا كَمَا ذَكَرْنَا سَابِقًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

چاہیے رکھے جیسا کہ بیان ذکر کر دیا اور اسکو سب جانتا ہے

بِاَحْكَامِهٖ وَلْيَكُنْ هٰذَا اٰخِرَ

اسکے مسئلوں کو اور چاہیے کہ ہووے آخر اسکا

مَا قَصَدْنَا مِنْ اِيْرَادِهٖ فِيْ تِلْكَ

کہ جسکے بیان کا قصد کیا ہم نے اس

الرِّسَالَةِ الْمَوْسُوْمَةِ بِتَنْوِيْرِ الْعَيْنَيْنِ

رسالے میں جسکا نام تنویر العینین

فِيْ اِثْبَاتِ مَسْئَلَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

فی اثبات مسئلہ رفع الیدین ہیں ش ۲

وَالْمَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ سَائِرَ

اور امید اللہ سے یہی کہ نفع دے اسے سب

الطَّالِبِيْنَ لَهٗ بِفَضْلِهٖ وَمَنِّهٖ اٰمِيْن

طالبوں کو اسکے اپنے فضل اور احسان سے ایسا ہی ہو بجا

يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

ای رب سارے جہانکے اور رحمت بھیجے اللہ تعالی

ش ۲ روشن کرنے دو نو انکھ کا ثابت کرنے میں رفع یدین کے مسئلے کے *

عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

اپنے بہترین مخلوق پر جنکا نام پاک محمد ہے اور انکی آل

وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ

اور اصحاب اور بیبیاں اور اہل بیت

وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

اور قرابت والوں پر انکے سبھوں پر اور سلام بھیجے

کَثِیْرًا کَثِیْرًا دَائِمًا اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ

بہت ہی بہت ہمیشہ اپنی رحمت سے قبول کر دعا میری

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ای سب سے بڑے رحم والے

اس رسالۂ متبرکہ کو جسکا نام تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین ہے اور مصنف اسکے مولانا حاجی محمد اسمعیل مجاہد شہید فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو منقولات اور معقولات سبھی علوم میں یعنی منطق اور حکمت اور ریاضی اور صرف اور نحو اور لغت اور معانی اور بیان اور بدیع اور تفسیر اور حدیث اور اصول

اور فقر میں اپنے زمانے میں بھی بے نظیر تھے اس
زمانے کا تو کیا ذکر ہے زہد اور دینداری کا حال بھی انکی
حاجت بیان کی نہیں رکھتا آفتاب سے زیادہ روشن
ہے کہ جسکی ذات پاک کی برکت سے وہی ہندوستان کہ
جس میں شریعت وہ ذلیل عالم و جاہل پیر و مرید
سبھی شرک میں اور شرک نہیں تو بدعت میں تو شادی
اور غمی اور عادات و عبادات میں ضرور ہی
پھنس رہے تھے اور قرآن و حدیث طور زمانہ
کتاب کے پس پشت ڈالدئے تھے اور گنتی کے
لوگ تھے اب وعظ و نصیحت نماز و روزہ سے
اور قرآن و حدیث کے پڑھنے پڑھانے سے اور جرچے سے
عمل بالکتاب و السنۃ کے معمور ہے اور شرک
و بدعت سے آگے کی نسبت بہت پاک میر مظہر علی
حسینی نے اپنے مطبع میں جسکا نام مطبع رحمانی رکھا گیا
سنہ ۱۲۰۶ ہجری میں چھپوایا اگر اسکے دیکھنے سے
مومنین متقین منصفین کی آنکھ کی روشنی بڑھے اور
دعائے خیر سے اس بندہ امیدوار فضل الہی کو یاد کریں ❋

صفحه	سطر	غلط	صحیح
٨	٥	تجمل	تجمل
١٧	٣	مَنكَبِيه	مَنكَبيه
١٨	٤	نرفع	ترفع
١٨	٥	الامام	الامام
٢١	٧	زفع	رفع
١١		فيقوم	فيقوم
٢٢	١	بمنعو	يمنعوا
	٣	الخاصّ	الخاصّ
٥٣	٦	بقول	بقول
	٧	اختلف	اختلف
١٠٧	١	لان	لان
	٣	انعقد	انعقد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۶	بِغَیرِ	بِغَیرِ
ایضا	۷	یستفتِي	یَسْتَفْتِي
۱۰۸	۳	فعلّیہ	فعلیة
	۷	المطلفین	المطلقین
	۲	تمکّن	تمکّن
	۸	الترمذي	الترمذي
۱۱۲	۲	والتحربم	والتحریم
۱۱۴	۲	اشرکتبم	اشرکتم
۱۲۱	۷	القراءة	القراءة
۱۲۷	۳	رضع	وضع
۱۲۸	۵	الوضع	الوضع